یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۳۸ | امرتسر - مورخہ ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عوام سے ..... ۔ے ر... للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ... للہ ر... یار

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بندیعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائین گی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ کا دیا جائے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

ترکی زبان سیکھنے کی کتابیں

شائقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم نے اس قسم کی کتابیں ترکی زبان میں جو اشخاص عربی کچھ تھوڑی ہی واقفیت بھی رکھتے ہوں وہ نہایت آسانی سے دو چار مہینہ ہی میں ترکی زبان میں شوخ و خواندگی بخوبی قابل ہو سکتے ہیں کتاب ۵۰ صفحہ کی ڈیڑھ کاغذ پر نہایت خوشخط چھپی ہوئی ہے چند نسخے منگوائے گئے ہیں قیمت ۶ روپیہ

منیجر وکیل امرتسر

(یہ کتابیں آگئی ہیں)

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے

فتح خیبر و بازار کی تیاریان

وادی تیراہ اور میدان سے کل انگریزی فوج وادی بارا کو پہونچگئی ہے۔ راستہ مین جنرل لوکہارٹ کے دستہ کو دشمن نے چند موقعون پر کثیر نقصان پہونچایا جسکی تفصیل آگے درج ہے۔ ذکا خیل قبیلہ بدستور برسر فساد ہی۔ اور اوسکی سرکوبی کیلئے موسم سرما مین بھی برابر لڑائی جاری رکھی جائیگی۔ آفریدی ہمیشہ سرما وادی بازار مین بسر کرتے ہین اور آجکل اونکے قبائل اوردہ اوسی جگہہ ہین۔ اس وادی مین مشہور ترین مقام چینا ہے جسکو جمرود۔ علی مسجد۔ لنڈی کوتل وغیرہ سے راستے جاتے ہین۔ سرکاری فوج علی مسجد اور شاہ گئی کے راستہ اوپر حملہ آور ہوگی۔ وادی بارا کی طرف سے برف کی وجہ سے چینا کا راستہ بند ہوگیا ہے۔ یہ راستہ منگل باغ درہ سے گذرتا ہے جو برکائی اور دوتوی کے درمیان ہے۔ اور وہ برف سے بند ہوگیا ہے۔ اسلئے فوج کے چند بریگیڈ براہ خیبر پیشقدمی کرنیکے لئے وادی بارا سے جمرود کو بھیجدیئے گئے ہین۔ اس طرح درہ خیبر کو پھر فتح کرنے اور ذکا خیلون کی سرکوبی دونون کام ایک ساتھہ ہو جائین گے۔ غالبًا برکائی کے راستہ بھی کچھہ فوج بھیجی جائے۔ یہ راستہ نہایت دشوار گذار اور کٹھن ہے۔ اور آفریدیون کو دوسری طرف سے بھی احاطہ کرنیکے لئے اگر اسے بھی اختیار کیا گیا تو سفر مینا پلٹنون کو راستہ کی درستی پر بہوت زور لگانا پڑے گا۔ آفریدیون نے اس وادی مین دریا بارا کے کنارون پر مٹی کی جو برجیان بنا رکھی ہین۔ اور کچھہ پہاڑون کی غارون مین گذارہ کر لیتے ہین۔ وہان فصیل بارگاؤن بھی ہین۔ مگر تھوڑے۔ درہ خیبر کو لینے کے لئے جنرل ہمنڈ کی فوج (ایکبریگیڈ) علم گودو سوائی کوتل سے پھر جمرود کو واپس چلی گئی ہے اور جنرل سمتر کا ڈویژن (۲ بریگیڈ) بھی جو براہ وادی دو ن میدان سے واپس آیا ہے جمرود کو بھیجدیا گیا ہے ان تین بریگیڈون مین سے دو فتح خیبر کے لئے کافی ہین۔ تیسرا پشاور سے لیکر خیبر تک راستہ کی محافظت کریگا راستہ مین غالبًا ذکا خیلی زیادہ تکلیف نہ دے سکینگے۔ اور علی مسجد کے فتح کر لینے پر اونکا مطلقًا کوئی اندیشہ نہین رہجائیگا۔ لیکن وادی چوراہ اور بازار مین یقین ہے کہ وہ جان توڑ کر مقابلہ کرین گے۔ لیکن شکستیاب ہوجانے پر بھی یہ امید نہین کیجاسکتی کہ وہ ضرور ہی اطاعت قبول کرلین گے۔ کیونکہ گو وہ تقریبًا چارون طرف سے گھرے ہوئے ہونگے۔ اور تراہ و میدان جسکو سرکاری افواج نے ابھی خالی کیا ہے بالکل برف سے ڈھپے ہوئے ہونگے۔ جہان وہ اس وجہ سے کبھی جانے کا نام نہین لے سکتے تاہم مغرب کیطرف وہ درہ ست سوبی سے افغانی علاقہ کو بھاگ سکتے ہین۔ اور اگر اونکی فراری شروع ہونے سے پہلے ہی لنڈی کوتل سے آگے بڑھکر اس راستہ کو بند بھی کر دیا جائے تو ایک اور درہ اس غرض کے لئے اونکے لئے کھلا ہوا ہوگا۔ اسکا نام تمامی ہی۔ اور ۱۸۷۸ء کے محاربہ افغانستان مین جنرل ٹایلر اسی راستہ سے گذری تھے۔ اس راہ مین اونکو صرف یہ دقت ہوگی کہ وہ ست سوبی سے ذرا زیادہ دشوار گذار ہے۔ لیکن اگر وہ انگریزی تابعداری قبول نہ کرنے پر ثابت قدم ہوئے تو اس مشکل کی بھی پروا کرینگے۔ بہرحال سر ولیم لوکہارٹ سے امید ہی کہ جہانتک ممکن ہوا وہ سرکش قبائل کو سزا دینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرینگے۔

جنرل موصوف مہم تراہ سے فارغ ہوکر ولایت کو رخصت پر جانیکا ارادہ رکھتے تھے اور ابھی تک اوسکی نسبت کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوا کہ وہ جائینگے یا ارادہ ملتوی ہوگیا ہے۔ لیکن سرحدی جنگ نے جو نئی صورت اختیار کرلی ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جبتک خیبر اور وادی بازار کا فیصلہ نہ ہولے۔ شاید گورنمنٹ اونکا رخصت پر جانا منظور نہ کرے۔ جرنیل صاحب ۱۸ کو پشاور آئے جہان غالبًا تین چار روز قیام رکھین گے۔

ذکا خیلون کی نسبت یہ پختہ یقین ہی کہ گو جنرل لوکہارٹ نے میدان سے واپس آتے ہوئے اب وادی بارا مین بھی اونکو سخت نقصان پہونچائے ہین۔ تاہم جبتک اونکے پاس گولی بارود موجود ہے وہ مقابلہ سے باز نہین آئینگے۔ آیندہ کی کارروائی کا یہ مختصر سا خاکہ بتانیکے بعد ہفتہ گذشتہ کے معرکون کے حالات بالاجمال ذیل مین درج کئے جاتے ہین:-

۷ دسمبر کو جنرل لوکہارٹ کی فوج ہراول باغ سے دوتوی کو روانہ ہوئی۔ اسباب رات کو بھی برابر بھیجا جاتا رہا۔ غنیم بکثرت سے ساری رات لڑائی کرتا رہا۔ دو گورے ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ غنیم کا بہت نقصان ہوا۔

۸ر کو راجگل پہاڑیون کی چوٹیان فتح کی گئین۔ ایک گورکہہ قتل اور تین سکہہ زخمی ہوے۔ ہماری توپون سے اس تاریخ بہی دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ ۹ر کو یہ فوج (جو جنرل وسٹماکوٹ کا بریگیڈ تہی) وادی راجگل کے راستہ بارا کو بڑہی۔ دشمن برابر آتشباری کرتا رہا۔ لیکن جب قریب پہونچتا۔ مار کر بہگا دیا جاتا۔ کئی گانون راستہ مین تباہ کیے گئے۔ اس تاریخ ایک سکہہ قتل اور دو سپاہی سفر مینا کے سخت زخمی ہوئے۔ ۱۰ر کو یہ بریگیڈ جو چوتہا وادی بارا مین داخل ہوگیا۔ تیسرا بریگیڈ مع جنرل لوکہارٹ دس میل پیچہے پیچہے آیا۔ تیسری بریگیڈ کے ۱۰ر کو ۲ قتل اور تین زخمی اور ۱۱ر کو ایک لفٹنٹ اور دو سپاہی زخمی ہوئے۔ اس دن کا راستہ سہل تہا مگر دشمن دریا بارا کے دونون کناارون سے آگ برساتا رہا۔ توپون سے کل دیہات اور سنگہر منہدم کئے گئے تاریخ مذکورہ بالا کو چوتہے بریگیڈ کے دو سپاہی قتل اور چہہ زخمی ہوئے۔ ۱۰-۱۱ر کو گولہ باری ہوتی رہی مگر ۱۲ر کو یہ بریگیڈ بخیریت برکائی پہونچ گیا۔ جنرل سمنر کی فوج نے وادی دون کے راستہ آتے وقت ذکاخیل اور دیگر قبایل کے گاؤن وغیرہ منہدم کرکے اونکو پچاس ہزار روپیہ کا نقصان پہونچایا۔ جنرل لوکہارٹ کے دونون ڈویزن اپنی فوج ہراول کیطرح وادی راجگل سے بخیریت نہ گذر سکے۔ ۱۱ر کو بمقام ترمیلا ذکاخیل اور اکاخیلون نے اونکے عقب پر سخت آتشباری کرکے چالیس آدمی قتل اور زخمی کیے۔

دم دم گولی سے ہم نے ہی دشمن کو مزہ نہین چکہایا۔ بلکہ یہ گولیان اونکی بہی ہاتہہ لگ گئی ہین۔ اور ہمارے کئی سپاہی اور گورے ان سے بہت بری طرح زخمی ہوئے ہین۔

صحرا گڑہی کے مقتول سکہون کی یادگار کے لئے پاونیر کے دفتر مین ۱۶ ہزار روپیہ جمع ہوچکا ہے۔ اب تک سب سے زیادہ چندہ (پانسو روپیہ) ناپارہ کے راجہ جنگ بہادر خان نے جو پٹہان ہے دیا ہے۔ گورنمنٹ نے سکہون کی تسخیر قلوب کے لئے اور نیز اونکی فوجی خدمات کے صلہ مین امرتسر کے دربار صاحب (معبد سکہان) کی وہ جاگیرین بہی جو وہان کے بعض متوسلین کی حین حیات تک تہین۔ اور جس مین سے آخری اب جاگیردار کی وفات پر ضبط ہونیوالی تہی۔ تامرضی سرکار بحال کردی ہین۔ یہ جاگیرین خاص دربار صاحب کی دوامی جاگیرون سے علیحدہ تہین۔ یادگاری چندہ مین بہی گورنمنٹ ضرور شریک ہوگی۔ مگر بعض کی رائے ہے کہ یادگار صرف چندہ کے روپیہ سے بنائی جائے۔ اور جتنا روپیہ جمع ہو سرکار اوسکی برابر مقتولین کی بیوگان اور یتیمون کو عطا کردی ولایت مین بہی فراہمی چندہ کی کوشش ہونیوالی ہے۔ مگر یہ صرف سکہہ مقتولین کے لئے نہین۔ بلکہ گورکہہ ہندو سکہہ اور مسلمان چارون قومون کے مقتول سپاہیون کے لئے ہوگا۔ اور تجویز ہے کہ مسلمان مقتولین کی یادگار دہلی مین۔ سکہون کی امرتسر مین۔ ہندو کی بنارس مین اور گورکہون کی کٹہمنڈو مین بنائی جائے اور ہر یادگار پر (اگر وہ مینار کی شکل ہو) یا اوسکے اندر (اگر وہ عمارت کی صورت مین ہو) حتی الامکان کل مقتولین کے نام کندہ کئے جائین۔ یہ چندہ صرف انگریز سکاچ۔ اور آیرش لوگون سے لیا جائیگا۔

معرکہ ترمیلا کے متعلق لوکہارٹ صاحب نے تفصیلی حالات حسب ذیل ارسال کئے:- ۱۱ر کو تیسری بریگیڈ کا حصہ کثیر جنرل کیمسٹر کمپ مین پہونچگیا۔ مگر اوسکے حصہ عقب کو تین میل پیچہے ٹہہر جانا پڑا۔ کیونکہ اکثر بار کش جانور دریا کی گذرگاہ کے وہان کے کہیتون مین پہنس گئے۔ اور درابی و کہار دریا کے سرد پانی سے بالکل عاجز ہوگئے اور اونکے پاؤن کہردری چٹانون سے زخمی ہوگئے تہے۔ وہ کوئی کوشش نہ کرسکے۔ مزید برآن چند کہارون نے شراب کے پیپے توڑکر اس قدر شراب پی لی کہ بیہوش ہوگئے۔ فوج عقب مین ۲۲۰ گورکہے اور ۳۰ دیسی سپاہی اور ۱۵۰ اگوری کل چار سو آدمی تہے۔ شام کے وقت غنیم نے انکو بہت دکہہ دینا شروع کردیا۔ جس پر فوج اور قافلہ نے کمپ سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤن کو فتح کرکے رات وہان بسر کی۔ دن چڑہنے پر سینیر جنرل کیمسٹر کو دو پلٹن اور ایک باتری دیکر کمک پر روانہ کیا۔ جو ۱۱ بجے فوج عقب کو لیکر آگئے۔ جس قدر نقصان کی پہلے خبر دیگئی ہے اوس سے یہ تفصیل ذیل زیادہ نقصان ہوا۔ گورکہہ سپاہی ۵ قتل اور ۷ زخمی۔ دیسی سپاہی ۱ قتل اور ۴ زخمی۔ گورکہہ و قتل اور ۲ زخمی گورکہون کا کپتان نایر بہی سخت زخمی ہوا جسکا بازو کاٹ دیا گیا ہے۔ درابی دشاگر پیشہ ایک قتل اور ۲ زخمی۔ انکے علاوہ کئی آدمی اور متعدد بار کش جانور مع سامان و رسد جنکو رات کے وقت درابیون نے بے حفاظت چہوڑ دیا تہا مفقود الخبر ہین۔ آج (۱۲ر دسمبر) صبح کے وقت غنیم نے اون چہہ گورکہون پر جو موضع مذکور کے ایک مکان کی چہت پر سوئے ہوئے تہے گولیان چلاکر ایک کو قتل اور تین کو زخمی کیا۔"

۱۲-۱۳- اور ۱۴ر کو بہی دشمن جنرل موصوف کی فوج پر برابر آتشباری کرتا رہا۔ ۱۳ر کو جنرل ہنڈ سوائی کوٹ سے جنرل لوکہارٹ کو جا ملے اور ڈولیان و کہار لیکر واپس آگئے۔ ۱۱ر کے معرکہ مین ایک کپتان قتل ایک سخت زخمی اور ایک خفیف زخمی ہوا۔ غنیم کے چار سو مارے گئے۔ ۱۴ر کو جنرل لوکہارٹ جنرل ہنڈ کے کمپ سوائی کوٹ سے ایک میل کے فاصلہ پر ممنائی مین پہونچگئے اس دن دشمن کی گولیون سے تین قتل اور سات زخمی ہوئے اور کزیون نے ۱۵ر دسمبر تک ۲۴ ہزار روپیہ نقد اور ۴۵ رائفلین سرکار کے حوالہ کین اب صرف پچاس رائفلین باقی ہین۔

جنرل سمنر کی فوج کا کچہہ حصہ رات کو کوچ کرکے ۱۳ر دسمبر کو سپری سے ممنائی پہونچا۔ راشن کے لئے تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر الاؤ روشن کردیئے گئے تہے۔ راستہ مین غنیم کی گولیون سے ایک گورہ سخت زخمی ہوا۔ اور ایک کی رائفل پاش پاش ہوگئی۔ جنرل موصوف اور اونکا ڈویزن ممنائی و علم گودر کے راستہ ۱۷ر دسمبر کو بارا مین جمع ہوگیا۔

سرحد پر جنرل لوکہارٹ نے فوج کو اس طرح سے تقسیم کیا ہے۔ پہلا ڈویزن اور جنرل ہنڈ کا کالم جمرود کو جائیگا۔ چوتہا بریگیڈ اور ڈویزنل افواج سوائی کوٹ مین رہینگی۔ تیسرا بریگیڈ بارا مین مقیم ہوگا۔ جمرود کی فوج جیسا کہ اوپر لکہا جاچکا ہے خیبر جائیگی۔ اور پہر جنرل موصوف ایک ڈویزن لیکر علی مسجد سے بازار کو جائینگے۔ جنوبی وادی بارا کے آفریدیون کو بازار سے فارغ ہوکر سزا دیجائے گی۔ دوسرے ڈویزن کو مہم تراہ و میدان مین اس قدر کام دینا پڑا تہا کہ اب اوسے سوائی کوٹ مین آرام دیا جائیگا۔

ہندی افواج کی بہادری کی یادگار قایم کرنیکے لئے لندن مین ایک مقتدر کمیٹی قایم ہوئی ہے۔ لارڈ ولنزلی سپہ لار اور مسٹر ڈیارڈ کپلنگ بہی اوسکے ممبر ہین۔

کورم کی فوج نے سردی کی وجہ سے کمپ سدا کو چہوڑ دیا ہے۔ اور دریائے کورم کے داہنے کنارہ پر مقام کوچی کے قریب ڈیرہ لگایا ہے۔ روانگی سے پہلے سدا کمپ کے تمام مورچے وغیرہ منہدم کردیئے گئے۔

۱۶ر دسمبر کو درگائی چوکی کے قریب رات کے وقت ایک دیسی سپاہی قتل کردیا گیا۔ مالاکہنڈ کی فوج کی صحت اچہی ہے۔

عام خیال ہے کہ جنرل لوکہارٹ اور جنرل ہنڈ ۲۲ر ماہ حال کو جمرود سے درہ خیبر اور بازار وادی کی طرف بڑہنا شروع کرینگے پشاور سے جمرود کو سامان و اسباب بسرعت بہیجا جارہا ہے۔ اور فوج حملہ آور مین گرم کپڑے اور ضروری سامان تقسیم کیا جارہا ہے۔

اب اس خبر کی تقریباً کامل تردید ہوگئی ہے کہ امیر صاحب نے سرحدیون کو ہتیار دیئے ہین یا اونکو روس سے رائفلین بہم پہونچتی ہین۔ برخلاف اسکے یہ محقق ہوا ہے کہ خود انگریز ہی سرحدیون اور نیز عرب کے بدو قبایل کو ہتیار بہم پہونچا رہے ہین چند افسرون کا خیال ہے کہ آفریدی اور اورکزیون کے پاس دو ہزار بریچ لوڈنگ رائفلین ہین لیکن سوال کی رائے مین اونکے پاس اس سے بہت زیادہ موجود ہین۔ اسی طرح علاقہ مہمند کے بہی اکثر قبایل بے تعداد رائفلین رکہتے ہین۔ البتہ وزیریون اور سندہ کی بالائی وادی کے چند قبایل کے پاس زیادہ بندوقین نئی قسم کی نہین ہین۔ اوسکے خیال مین انگریزی تاجرون کے علاوہ خود ہندوستان کی گورہ اور ہندی فوج کے اکثر افراد کی غفلت یا بے ایمانی سے بہی سرحدیون کو کچہہ کم ہتیار بہم نہین پہونچتے۔ انگریزی تاجرون کی نسبت بمبئی گزٹ لکہتا ہے کہ "لنڈن مانچسٹر اور ولایت کے دیگر بنادر سے ایک کمپنی کے جہاز باقاعدہ طور پر مسقط اور خلیج فارس کو اسلحہ و بارود کے صندوق لاتے رہتے ہین۔ ہر سٹیمر تخمیناً دو سو صندوق رائفل اور اتنے ہی صندوق کارتوسون کے لاتا ہے۔ فی صندوق پچاس رائفلین ہوتی ہین جو زیادہ تر مارٹینی نہری ہوتی ہین۔ اور گو وہ نئی نہین ہوتین۔ مگر کام دیسا ہی دیسکتی ہین۔ ایک رائفل مسقط ۴ ۸ ڈالر سے ۵ ۸ ڈالر تک بکتی ہے۔ اور ہر صندوق کے ساتہہ بالعموم سو یا دو سو کارتوس دیئے جاتے ہین۔ بندوقون کے علاوہ ریوالور بہی بکثرت آتے ہین۔ یہ تجارت معدودے چند بنیے کرتے ہین جو برائے نام سرکار انگریزی کی رعیت ہین۔ چونکہ مسقط کے محصول درآمد و برآمد کا اجارہ ایک بنیے نے لے رکہا ہے۔ اوسکی کارروائیون کی کیفیت بخوبی واضح نہین ہوسکتی۔ مسقط سے یہ جہاز بحرین اور پہر بوشہر کو جاتے ہین جہان سے بحملہ بلوچستان کے راستہ ہماری سرحد پر پہونچ جاتے ہین۔ اور مسقط سے بجز و سواحل کے

ہالنڈ کے مقبوضہ جزیرہ جاوا میں دیسی مسلمان ملایوں اور دیگر اقوام کے مسلمان اجنبیوں کے علاوہ صوبہ حضرموت کے تخمیناً بیس ہزار عرب مقیم ہیں۔ جو ترکی قوانین اور ترکی قونصل جنرل کے ماتحت ہونیکی بجائے ہالنڈی قوانین و احکام کے تابع ہیں۔ جو انکے لئے دوسری رعایا کی نسبت خاص طور پر سخت اور جابرانہ کر دیئے گئے ہوئے ہیں انکو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور بلا اجازت خشکی تری یا ریل کے سفر کی مطلقاً اجازت نہیں۔ مگر ان کی تکالیف و مصائب کا باعث زیادہ تر ان کے اپنے ہی وہ ابنائے جنس ہیں۔ جنکو ڈچ حکام نے اہالی عرب پر نمبردار اور پنچ مقرر کر رکھا ہے۔ تمرات الفنون کا خاص نامہ نگار ان بیچارے مالوں کے افعال و حرکات کا پردہ قصہ نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کرتا ہے۔ انکو حکومت کی طرف سے نمبرداری کے لئے کوئی معاش نہیں ملتی جسکی کسر وہ اپنے ہی بھائیوں کا گلا کاٹ کر اور انپر سخت جور و ظلم کر کے نکال لیتے ہیں۔ کل اعراب کے رئیس اعلیٰ کا نام سید شریف عمر بن حسن عیدید ہے۔ جو عرب کے علاقہ بیت عریق کے رہنے والے ہیں۔ وہ گو بذاتہ بہت خوش اخلاق اور نیک بخت ہیں لیکن اپنے آباء و اجداد کے برخلاف جو بڑے ذی حوصلہ اور صاحب مروت تھے اپنے آدمیوں کو ماتحت عرب نمبرداروں یا حکومت کے جبر و ستم سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے +

ان اعراب کی نسبت ڈچ حکام اور ترکی قونصل جنرل متعینہ بٹاویا کے درمیان شروع شروع میں بہت کچھ خط و کتابت ہوتی رہی۔ لیکن ترکی گورنمنٹ نے اپنے قونصل کی کوئی حمائت اور پشت پناہی نہ کی اور اسے مجبوراً خاموشی اختیار کرنی پڑی +

مولوی رفیع الدین صاحب نے ولایت کے رسالہ انیسویں صدی میں مسلمانوں کی بیداری اور سلطنت انگلشیہ و ٹرکی کے تعلقات پر ایک قابل قدر مضمون شائع کر کے حج کی برکات و اسرار پر نہایت عمدہ بحث کی ہے جس سے ہمارے ان تحریرات کو جو حج کے متعلق ۲ - فروری ۱۸۹۶ء اور ۱۸ نومبر ۱۸۹۷ء کے وکیل میں اور ٹرکی و انگلستان کے اتحاد کے متعلق وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں بہت تقویت ملتی ہے۔ ہم انکی تحریر کا اسقدر حصہ ناظرین کی آگاہی اور دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

انگلینڈ کا چار قسم کے مسلمانوں سے تعلق ہے۔ (۱) وہ جو براہ راست رعیت سرکار ہیں (۲) وہ جو سرکاری حفاظت میں ہیں (۳) وہ جو خود مختار مسلمان بادشاہوں کی رعیت ہیں (۴) وہ جو انگلینڈ کے علاوہ دیگر ایسے بادشاہوں کے ماتحت ہیں جو مسلمان نہیں ہیں۔ نمبر ۱ - میں مسلمان ہندوستان - برہما سیلون - عدن - پرم - سقوطرہ - کوریا - موریا کے جزائر - جزائر ملایا - برٹش بورنیو - قبرس - جزائر کامران لکادیب وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ نمبر ۲ - میں مسلمانان مصر - بلوچستان - زنگبار پمبا - جوبہ - مالدیو - جزائر کیلنگ وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں اسی لاکھ کی آبادی ہے۔ نمبر ۳ - ٹرکی - پرشیا - مراکو - افغانستان - سکوٹو برنو - دوکیم و دیگر ممالک کے مسلمان شامل ہیں۔ یہانکی آبادی آٹھ کروڑ سے زیادہ ہے۔ نمبر ۴ - میں مسلمان چین - ہالینڈ - روس - فرانس شامل ہیں۔ اور کئی مقامات وسط افریقہ میں۔ چین میں مسلمان چار کروڑ ہیں۔ ہالینڈ میں دو کروڑ - روس میں نو کروڑ - فرانس میں چار کروڑ - اور افریقہ کے مقامات میں ۳ کروڑ - گویا کل اسلامی دنیا کی آبادی ۳۱ کروڑ ہے - یہ طاقت زا مستخرا دا ستہزا ہی نہیں ہے +

میری رائے میں اس موقعہ پر کچھ صراحت ضرور ہے - تاکہ واضح ہو جائے کہ کیسے یہ مختلف اسلامی گروہ حزب بعد المشرقین ہے - اور جن کے عقیدے مختلف ہیں ایسے معاملات میں جنکا اثر ان کے مذہب اور انکی حالت پر ہو سکتا ہے - ایک ہو سکتے ہیں - یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ بارکا مسلمان الجیریا کے مسلمان سے - یا کابل کا باشندہ قسطنطنیہ کے باشندے سے خیالات کا تبادلہ کرے؟ ان لوگوں کی زبانیں مختلف ہیں - ان لوگوں کے بادشاہ مختلف ہیں - پھر وہ کس طرح ایک ہو سکتے ہیں - بیشک یہ دقتیں جو ہمنے بیان کی ہیں - ایک قسم کی سد سکندری ہیں - اور بادی النظر میں ان دقتوں کو حل کرنا دشوار ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو یہ دقتیں نہایت آسان ہیں - اسلام کے بانی نے ان دقتوں اور دشواریوں کو پہلے ہی سوچ لیا تھا - اور اسکا علاج پہلے سے ہی تیار کر چھوڑا تھا پیغمبر اسلام نے اس مطلب کے لئے حج کا حکم صادر کیا تھا جس کے ذریعے دور دراز کے لوگ سال میں ایکدفعہ ضرور بیت اللہ میں جمع ہوتے ہیں - جسقدر اژدہام خلائق اسموقعہ پر مکہ معظمہ میں ہوتا ہے - تمام دنیا میں کہیں نہیں ہوتا - ظاہر مطلب حج کا تو یہ ہے کہ عبادت الٰہی ہو - مگر در اصل منشا یہ ہے کہ مختلف مقامات کے مسلمانوں کو ملنے اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملے - کوئی گورنمنٹ اور کوئی حاکم مسلمانوں کو اس فرض مذہبی کے سرانجام دینے سے نہیں روک سکتا - یہاں آپکو ہر قسم کے لوگ - افغان چینی - ترک - الجیرین - ایرانی وغیرہ نظر آئینگے - یہاں آپکو مختلف علوم و فنون کے فاضل نظر آتے ہیں - اور یہ سب عربی زبان کے ذریعہ تبادلہ خیالات کرتے ہیں - یہاں ہر ایک سچا مسلمان اس عربی مقولہ کا دم بھرتا ہے جسکے معنے ہیں کہ تمام مسلمان بھائی ہیں - یہاں نہ صرف تمام مسلمان گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور معصوم بنجاتے ہیں - بلکہ دل سے ہر قسم کا کینہ اور بغض دور کر دیتے ہیں - اور دلکار از صدق دل سے ہر ایک کو بتا دیتے ہیں - گذشتہ تین سالوں میں ان حاجیوں کی زبانیں صرف عیسائیوں کی دست درازی اور خلیفہ پر انکی تعدی کا ذکر رہا ہے - ان گذشتہ تین سالوں میں یہ عام خیال ہو گیا ہے کہ آگے انگلستان مسلمانوں کا دوست تھا - اب روس دوست ہو گیا ہے - آگے روس دشمن تھا - اب انگلستان دشمن بن بیٹھا ہے - ہمارے خیال میں یہ یقین قابل افسوس ہے لیکن یہ یقین لوگوں کو ضرور ہو گیا ہے - ترکی راہ و رسم کے بموجب آجتک کوئی پولیٹکل جلسہ مکہ معظمہ میں نہیں ہوا - سرسری گفتگیاں اور بات چیت مشرقی دنیا میں ہر طرف ہوتی ہیں - ان حاجیوں کا سوخ اہل اسلام کو دنیا میں بہت زیادہ ہوتا ہے - اسباب میں مسٹر ڈبلیو اس بنٹ ایک مشہور انگریزی مدبر ملک کا قول ہے کہ اس قسم کے خیال پیدا کرنے کیلئے اور اسلامی اتحاد کو مستحکم کرنیکے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں اعلیم حج میں رسالے شائع کئے جائیں حج کے موقعہ پر دور دراز مقامات سے حاجی جمع ہوتے ہیں - اور بہت اچھا ذریعہ انکو تبادلہ خیالات کا ملتا ہے - حاجیوں کا سوخ دور دور دیہات میں پھیل جاتا ہے - اور یہ کارروائی نہایت پر اثر ہوتی ہے +

مجھکو اس امر پر اور بھی زیادہ افسوس آتا ہے - کیونکہ چند سال ہوئے انگلینڈ نے حاجیوں کی مدد کر کے ثابت کر دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کا دوست ہے ۱۸۹۱ء میں سر ہنری فاولر نے جو برے قابل وزیر ہند تھے - مجھ سے حاجیوں کی شکایات لیکر انکے رفع کرنیکا وعدہ کیا تھا - اور اس وعدہ کو حتی المقدور ایفا بھی کیا - سال گذشتہ میں گورنمنٹ کو وبا کے پھیلنے کے باعث ہندوستان میں حاجیوں کو روکنے کی ضرورت دامنگیر ہوئی تھی - ممکن ہے کہ گورنمنٹ کی نیک نیتی میں بدگمانی پیدا ہوئی ہو - مجھے ہرگز تعجب نہیں اگر لارڈ بڈا جیسے متعصب دیوانہ نے اسبات کو لیکر پکا گورا بنا دیا - اور لوگوں کو یہ یقین دلا دیا کہ سرکار حج کو روکتی ہے - جاہل مسلمانوں کو کیا خبر ہے کہ ہندوستان میں وبا پھیلنے کے باعث سرکار انگلشیہ نے حاجیوں کو نہیں روکا بلکہ سلطان ٹرکی نے روکا ہے - میرے مذکورہ بالا ریمارک سے لوگوں کا حال واضح ہو گیا ہے - اب میں یہ ثابت کرونگا - کہ عیسائیوں کی حرکات سے اسلامی ریاستیں بھی آپس کی قدیمی دشمنی اور مخالفت کو بھول گئی ہیں اور انہوں نے بھی رابطہ اتحاد قائم کر لیا ہے - ناصر الدین کے قتل ہونے سے پہلے سلطان نے ایک خاص ایلچی شاہ ایران کے پاس بھیجا تھا - تاکہ انکو انکی جوبلی کے موقعہ پر مبارکباد دی - یہ گویا رابطہ اتحاد کا پیش خیمہ تھا - اس پیغام کا پیغام بر بالعالی کا ایک لائق ڈپلومیٹ مصنف پاشا تھا - بدقسمتی سے شاہ قاچار قتل کیا گیا - مگر سلطان نے اپنے سفیر کو واپس نہیں بلایا - بلکہ اسکو مستقل ایلچی وہاں مقرر کر دیا - موجودہ شاہ ایران نے تخت نشین ہو کر کئی تحائف سلطان کو بھیجے - اور جو شخص تحائف لایا تھا بڑی دیر تک سلطان سے گفتگو کرتا رہا - اگر قسطنطین اعظم و دارا کے جانشین اسطرح کا برتاؤ رکھینگے تو رابطہ اتحاد کے مستحکم ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے - والئی کابل ضیاء الملت والدین نے بھی ایران اور مکہ معظمہ میں تحائف ارسال کئے ہیں - روس بھی مسلمانوں کی دلجوئی میں ہمہ تن ساعی ہے - اگرچہ روس کٹا عیسائی ہے مگر اسنے مسلمانوں کی خاطر وسط ایشیا میں مساجد بنا دی ہیں - اور ایران وغیرہ میں زائران کربلا کی خاطر کیلئے مسلمان سفیر متعین کئے ہیں - اس سے ہرگز انکار نہیں ہو سکتا کہ جسقدر انگلینڈ نے سلطان عبد الحمید سے بھلوتہی کیا ہے اسقدر وہ روس کیطرف زیادہ راغب ہوتا گیا ہے لیکن اسبات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ سلطان روس کی منشا سے ناواقف نہیں ہے - سلطان بخوبی جانتا ہے کہ کیوں تکفیم روس نے اپنی پالیسی بدل لی ہے اور اس تغیر و تبدل پالیسی سے اسکا کچھ خاص منشا ہے - در اصل روس کا منشا یہ ہے کہ بغیر لڑے بھڑے قسطنطنیہ اسکو ہاتھ آجائے - ٹرکی کو معلوم ہے کہ انگلینڈ نے ہمیشہ روس کو اپنا دلی مطلب پورا نہیں کرنے دیا - اگر آخری وقت میں انگلینڈ نہ مخالفت کرتا تو روس نے اسوقت تک قسطنطنیہ کو سالہا سال لے لیا ہوتا - پس انگلینڈ کا دلی منشا

"مفت میں کھانسی کی دوا"

یہ دوا ایک کامل اور مستجاب الدعوات درویش کا عطیہ ہے - اس سے ہر قسم کی کھانسی خشک و تر مزمن و دیرینہ اور دمہ بھی رفع ہو جاتا ہے - سالہا سال سے تجربہ ہوا ہزاروں بندگان خدا کو صحت بھی ہوئی - جو لوگ ہر قسم کا علاج کر کے مایوس ہو چکے تھے بفضلہ تعالیٰ اس دوا سے صحت کلی حاصل ہوئی - جن حضرات کو ضرورت ہو بلا تامل مطبع اکبری آگرہ سے آدھ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں - وہی ٹکٹ لفافہ پر لگا کر دوا ارسال خدمت ہوگی فقط نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں +

مجید الدین احمد
مالک مطبع اکبری آگرہ
محلہ نئی بستی کٹرہ گاڑیاں

یہ ہے کہ ترکی دا قعی طاقتور ہو جائے اور اسکی اندرونی بدنظمی رفع ہو جائے - بیس سال ہوئے لارڈ بیکنسفیلڈ نے انگلینڈ کو یقین دلایا تھا کہ اگر کافی مہلت دیگئی تو ضرور ٹرکی اصلاح کریگی - آج انگلینڈ کی یہ رائے ہے کہ ٹرکی کبھی ترقی نہیں کریگی اسلئے اسکو اسکی مدد نہیں کرنی چاہیئے - اب ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں پالیسیوں میں سے کونسی پالیسی انگلینڈ کے حق میں ہے - دس میں سے نو مسلمان جو عقیل ہیں اصلاح کے خواہشمند ہیں - سلطان اگر ذرہ غور کریں تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ روس کے ساتھ اتحاد کرنا گویا اپنے آپ کو اسکا تابع فرمان بنانا ہے یہ پالیسی ضرور بدلنی چاہیئے - ٹرکی کے اخبار خواہ مخواہ انگلینڈ کو سخت سست کہہ رہے ہیں - انگلینڈ ہرگز ترکی کا بدخواہ نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ خلیفۂ وقت کو موجودہ پالیسی کی غلطیوں سے آگاہ کردیں - انکا فرض ہے کہ ملکہ کے وزرا کے دلوں میں یقین دلادیں کہ انکا فرض ہے کہ مسلمانوں کی دلجوئی کریں کہتے ہیں کہ اب انگلینڈ کی دوستی ٹرکی سے نہیں ہو سکتی - مگر میری یہ رائے نہیں ہے - اس دوستی میں جانبین کا فائدہ ہے - انگلینڈ کی عداوت ٹرکی سے صرف شرطیہ ہے انگلینڈ صرف اسلئے ناراض ہے کہ ٹرکی اصلاح نہیں کرتی - اگر سلطان مستقل طور پر اصلاح اور رعیت کی بہبودی برابر مدنظر رکھیں تو انگلینڈ میں اور انمیں کوئی دشمنی نہیں ہے - انگلینڈ کی بہبودی اسلامی ترقی سے وابستہ ہے - انگلینڈ - افغانستان - ٹرکی اور ایران کا دوست ہے - جو مدبران ملک اس غلط فہمی کو دور کرکے رابطہ اتحاد قائم کرینگے - وہ گویا تمام اسلامی دنیا پر احسان کرینگے +

ترکی فوج مقیمہ تھیسلی کے متعلق ترکی اخبارات مورخہ ۲۲ - نومبر حسب ذیل قطعہ لکھتے ہیں :- تھیسلی میں سردی بشدت پڑنی شروع ہوگئی ہے - پہاڑوں کی چوٹیوں پر کئی انچ برف پڑ چکی ہے - فوج کا تیسرا ڈویژن فرسالہ سے دس میل بجانب شمال تاتارلی میں مقیم ہے - دوسرا مقام مگورا میں ریلوے لائن پر ہے - یہ فرسالہ سے تین گھنٹہ کا راستہ ہے چھٹا تو یالی بابا اور پہلا بدستور طیوقلی میں ہے - جن اضلاع میں پہلے تین ڈویژن تھے - وہاں اب صرف چند پلٹنیں رکھی گئی ہیں جو مازر رائفلوں سے مسلح ہیں - ڈومو کوس سے ایک رجمنٹ توپخانہ وولو کو دوسری الاسونا کو اور تیسری ٹرناوس کو بھیجی گئی ہے - چھ باتریاں لاریسا میں اور باقی توپخانہ ڈومو کوس میں رہا ہے - شاہی گارڈ کی چھٹی رجمنٹ سوار لاریسا سے بجانب شمال کرنکار کو چلی گئی ہے پچھلے ہفتہ لاریسا میں باد و باران کا سخت طوفان آیا - کئی پرانے مکان شہر میں منہدم ہوگئے - اور کھیتوں میں درخت اکھڑ گئے +

افواج مقیمہ تھیسلی واپارس کیلئے سالونیکا - مناسطر اور یانیا کے اضلاع سے رسد خریدی جارہی ہے تھیسلی کے فوجی ہسپتالوں کے معائنہ کیلئے امیر المومنین نے حلیم پاشا کی زیر صدارت کمیشن مقرر فرمائی ہے - اس میں اٹھ ڈاکٹر سرجن - اور افسران حفظان صحت ہیں - یہ کمیشن ہسپتالوں کا انتظام جدید ترین اصول کے مطابق کریگی - اور تمام تازہ ترین اصلاحات اور ایجادات سے کام لیا جائیگا - ارکان کمیشن کو بتاریخ ۲۱ - نومبر ایک ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ اور زاد راہ دیا گیا اور وہ ۲۲ - نومبر کو قسطنطنیہ سے ولو کو روانہ ہوگئے - آٹھ پلٹنیں فوج پیدل اور ایک کمپنی توپخانہ موسم سرما بسر کرنیکے لئے یانیا اور متروزا سے مناسطر کو بھیجدی گئی ہیں +

جنگ روم و یونان میں ۲۷۸۳ - اطالیں - ۸۷ - افرنج - ۶۷ - آسٹرین - ۱۱ - روسی - ۷ - سویڈی - ایک باشندہ ناروی (نروج) یونان کی حمایت میں والنٹیر بنکر آئے تھے - انکے علاوہ ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ تفصیل ذیل اپنے ملک کی مدد کو گئے - قسطنطنیہ - ۱۰ - رومیلیا - مجمع الجزائر و قبرص سے ۲۵۸۲ - مشرقی رومیلیا سے ۱۷۰۰ - صوبا اپائرس سے ۱۵۴۱ - امریکا سے ۸۵۷ - اوڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے ۴۸۲ - رومانیا سے ۱۳۷۳ - کوہ قاف سے ۶۹۴ - فرانس سے ۱۲۱ - آسٹریا سے ۲۱ - انگلستان سے ۱۳۱ - اٹلی سے ۲۵ - جرمنی سے ۱۲ - سوئٹزرلینڈ سے ۴ - بلجم سے ۲ اور کلکتہ سے ۵ - +

دو شنبہ ناظم پاشا والی شام دمشق سے بتقریب دورہ بعلبک وغیرہ بلاد کو تشریف لیگئے ہیں - سفر سے پہلے جناب ممدوح نے مظلومین کریٹ کی تن پوشی کیلئے فراہمی چندہ کیواسطے روسا کا جلسہ کیا - اور ایک کمیٹی مقرر کی جسکو ۲۲ - نومبر تک ۸۳ ہزار قرش چندہ وصول ہوا - ولایت شام کے ضلع حوران میں جہاں کے دروز تھوڑا عرصہ ہوا برسر فساد تھے اعانت عسکریہ کے لئے اب تک ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ۲ سو قرش (۴۲ ہزار روپیہ) چندہ جمع ہو چکا ہے +

امیر یکا کے مسلمانوں نے بھی بازار یلڈز سرای کے لیے چندہ جمع کرنا شروع کردیا ہے +

امیر المومنین نے الجزائر کے مشہور و معروف بہادر و نامور غازی امیر عبد القادر مرحوم کے فرزند عبد العزیز اور مصر کے رئیس مصطفے عباد کو رتبہ ثالثہ پر سرفراز فرمایا +

سلطنت مراکو کی نسبت جریدۃ الفراثرات الفنون کا نامہ نگار

مغرب الاقصیٰ سے تحریر کرتا ہے کہ "موجودہ حالت اسجگہ حسب مراد نہیں ہے - حضرت مولائے عبد العزیز حاکم (یعنی سلطان) مراکو آجکل مراکش کے قریب قصبہ تادلہ میں وہاں کے اور نیز متصلہ علاقہ کے قبائل متوحشہ کے اخضاع و سرکوبی کے لئے مقیم ہیں - لکھا جاتا ہے کہ یہ لوگ اطاعت قبول کرنے اور نقد جرمانہ ادا کرنے پر رضامند ہیں - مگر یرغمال دینے سے انکاری ہیں +

"ریف کے سلسلہ کوہسار کے قبائل نے جنہوں نے گذشتہ سال میں ایک فرانسیسی جہاز اور اسکے کپتان و بعض ملاحین کو باین خیال کہ وہ ہسپانیہ والوں کا جہاز ہے گرفتار کیا تھا اور بعد ازاں ایک اطالین اور ایک پرتگیز جہاز کا تعرض کرکے اُن کے بھی چند ملاحوں کو پکڑ لیا تھا - ان سب قیدیوں کو اسوقت تک اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کرلیا ہے - جبتک کہ اہالی ہسپانیہ اُن پندرہ ریفیوں کو جو انہوں نے جنگی جہاز سے اُنپر گولہ باری کرکے گرفتار کر لئے تھے آزاد نہ کردیں - اور نیز طنجہ (ٹانجیر) وغیرہ بنادر میں جو ریفی قید میں ہیں رہا نہ کردیئے جائیں - سب سے آخری خبر یہ ہے کہ اہل ریف نے اس مضمون کا خط کل دول اجنبیہ کے قونصلین کو جو طنجہ میں مقیم ہیں روانہ کیا ہے - اور انہوں نے عیسائی اسیر انکو رہا کردینے کیلئے ریفی اسری اور قیدیوں کو رہائی دلوانا شروع کردیا ہے"۔

کوہسار ریف مراکو کے شمالی ساحل کے قریب مشرق سے مغرب تک چلے گئے ہیں - انکی دائیں طرف (مشرق) فرانسیسی علاقہ (الجزائر) اور شمال پر ہسپانیہ کے متعدد مقبوضات ہیں جو بندر میلیلا اور سیوٹا کے علاوہ ساحلی جزائر پر بھی قابض ہیں - اسلئے اہالی ریف کو اکثر ان سے برسر پیکار رہنا پڑتا ہے - اور چونکہ ہمارے سرحدی قبایل کیطرح یہ لوگ بہت دلیر اور جنگجو اور انکا علاقہ بہت دشوار گذار ہے - اسلئے نہ عیسائی ہمسایہ اور نہ سلطان ہی جسکے وہ برائے نام مطیع ہیں انکو قرار واقعی تنبیہہ کرسکتا ہے - اگر بمشکل تمام انہیں کچھ نقصان پہنچایا جاتا ہے - تو وہ بھی اندھیرے اُجالے عیسائیوں کی چھوٹی موٹی ساحلی کشتیوں اور بادبانی جہازوں کو تاخت تاراج اور انکے ملاحین کو گرفتار کرلیجاتے ہیں +

پچھلے ہفتہ شاہ بلجیم کی درخواست اور مراکو میں دسی سفیر کی تقرری کی خبر درج کرنے کے بعد ہمنے مراکو ایسی وسیع اور باموقع اسلامی سلطنت میں کسی ترکی سفیر کے نہ ہونے پر افسوس ظاہر کیا تھا - مگر مندرجہ بالا ترکی اخبار ساتھ ہی یہ بھی خوشخبری سناتا ہے کہ مراکو میں عام افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ عنقریب وہاں مستقل طور پر ترکی سفیر مقرر ہونیوالا ہے +

اس موقعہ پر مراکو کے مجمل حالات جو نہ فقط دول عظام بلکہ بلجیم ایسی حقیر ریاست کی طمع و آز کا بھی آماجگاہ بن رہا ہے درج کردینے غالباً نامناسب نہیں ہونگے - یہ سلطنت افریقہ کے شمال مغربی گوشہ پر واقع ہے - اسکے شمال میں بحیرہ روم و آبنائے جبل طارق - مغرب میں بحر اوقیانوس - مشرقی سرحد کے کچھ حصہ پر الجزائر اور باقی حصہ اور جنوب میں صحرائے افریقہ ہے - ملک زیادہ تر کوہستانی ہے - مگر دریا بہت زرخیز ہیں - سلسلہ کوہ اطلس اسکو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے - وہ مشرق سے کچھ دور مغرب کو اگر پھر شمال سے جنوب کے رُخ ہو جاتا ہے - ساحل اور اسکے درمیان کا میدان پچاس سے سو میل تک عریض ہے اور اسکا طول تہہائی میں چار سو سے پانسو میل تک ہے - یہ میدان نہایت زرخیز اور وہاں گندم کی بے انتہا پیداوار ہوتی ہے - اطلس سے جنوبی علاقہ پہلے تو زرخیز ہے - اور اسمیں خرما و کھجور بکثرت پیدا ہوتے ہیں - لیکن صحرا کے قریب پہنچکر بالکل غیر آباد اور ریگستانی ہے - سمندر کے متصلہ شمالی علاقہ کی آب و ہوا نہایت معتدل اور خوشگوار ہے - اور اکثر یورپین تبدیل آب و ہوا - اور بحالی صحت کے لئے موسم

سرما میں وہاں چلے جاتے ہیں۔ شیخ عبداللہ کو ولم اور فرانسیسی ڈاکٹر گرینر دہیں نور اسلام سے مستفیض ہوئے تھے اور بلاد غرب نے ہی انکو اسلام کی خوبیوں کا شیدائی بنایا تھا۔ جنوبی حصہ گرما میں نہایت گرم اور سرما میں سخت سرد ہوتا ہے۔ اور وہاں بارش کبھی نام کو نہیں ہوتی۔ زرعی اجناس۔ گندم۔ مکی۔ جوار۔ جو۔ انگور زیتون۔ خرما۔ کھجور۔ تمباکو اور کپاس ملک کی ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ میوہ جات بالخصوص بادام بافراط ہوتے ہیں۔ اون اور پشم بکثرت ہوتی ہے۔ بکریاں ایسی عمدہ قسم کی ہوتی ہیں کہ "مراکو لیدر" (مراکو کا چمڑا) جو نہایت ہی ملائم۔ مضبوط اور کل چمڑوں سے بیش قیمت ہوتا ہے۔ انہیں بکریوں کا ہوتا ہے مزاروں میں نہایت اعلےٰ نسل کے گھوڑے پالے جاتے ہیں۔ جنکی ممالک غیر کو لیجانے کی ممانعت ہے گائے بیل۔ بھیڑ اور بکری اور گدھے بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ باربرداری کا کام گدھے اور اونٹ دیتے ہیں۔ ریل کا ابتک کل سلطنت میں نام و نشان نہیں۔ شیر ببر۔ چیتے۔ چرخ۔ جنگلی سور۔ ہرن اور شتر مرغ صحرائی علاقہ میں بافراط موجود ہیں +

ملک میں کئی دریا ہیں۔ جن میں سے کچھ بحیرہ روم میں اور باقی بحر اوقیانوس میں گرتے ہیں۔ سلسلہ کوہ اطلس میں لوہا۔ ٹین۔ تانبا اور سرمہ کی کانیں ہیں۔ جن میں سے فقط آخر الذکر دھات کے حاصل کرنے پر کوشش کیجاتی ہے۔ کانی نمک ہر جگہ وافر موجود ہے اور بمقدار کثیر سوڈان کو بھیجا جاتا ہے +

بڑی صنعت و حرفت بیش قیمت سرخ زرد اور سبز رنگ کا چمڑہ تیار کرنا ہے۔ اسکے علاوہ ریشمی پارچات فیس (ترکی ٹوپی) اور طلائی فیتے بھی تیار کئے جاتے ہیں +

صحرا کی طرف چونکہ سرحد غیر معین ہے اسلئے رقبہ کا درست اندازہ محال ہے۔ تاہم ..... صحیح ترین اندازہ کی رو سے دو لاکھ ۱۹ ہزار مربع میل تصور کیا گیا ہے۔ آبادی کا شمار بھی اسیطرح مشکوک ہے جو پچیس لاکھ سے لیکر ۹۴ لاکھ تک شمار کیگئی ہے۔ انگریز مبصر پچھلی اعداد کو زیادہ قرین قیاس سمجھتے ہیں جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں مختلف حصص کی آبادی کا حسب ذیل اندازہ لگایا تھا:۔ صوبہ فیض (یا فاس) ۳۲ لاکھ۔ صوبہ مراکش ۔ ۳۹ لاکھ۔ صوبہ طافلیہ و علاقہ سجل مسار ۸½ لاکھ۔ صوبجات سوس۔ اور ار وشمالی وراعہ ۱۴½ لاکھ۔ فرد وار تفصیل حسب ذیل ہے:۔ بربر اور توبغ ۳۰ لاکھ۔ شیلاہ بربر ۲۲ لاکھ خالص بدو عرب ۷ لاکھ۔ مخلوط النسل عرب ۳۰ لاکھ۔ یہودی ۳½ لاکھ حبشی ۲ لاکھ۔ کل ملک میں عیسائی ۵ ہزار سے زیادہ نہیں جن میں سے ۴ ہزار فقط ایک ہی شہر طنجہ میں آباد ہیں +

یورپین لوگوں کو ملک کے اندرونی حالات ابھی تک معلوم نہیں ہیں۔ فاس کی آبادی ایک لاکھ چالیس ہزار طنجہ کی تین ہزار اور مراکش کی ۶۰ ہزار ہے +

سلطان اور رعایا مالکی المذہب سنت جماعت ہیں۔ ملک ۲۸ صوبوں میں منقسم ہے۔ جنمیں سے بعض بہت وسیع اور بعض صرف ایک ایک شہر پر محدود ہیں۔ سلطان بالکل مطلق العنان ہے اور ساتھ ہی مذہبی پیشوا بھی ہے۔ سلطان روم یا دیگر مسلمان فرمانرواؤں کی طرح اسکے مذہبی احکام شیخ الاسلام کی منظوری کے محتاج نہیں ہیں۔ وہ امیر المومنین کا خطاب رکھتا ہے اور شریف یا سلطان کہلاتا ہے۔ حکمران خاندان علوی الحسینی ہے جسے سترہویں صدی میں مولائے احمد نے قائم کیا۔ پہلے کوئی باقاعدہ وزرا نہیں ہوتے تھے کاروبار سلطنت دربار کے مصاحبین اور اہلکار چلایا کرتے تھے جنکا اعلیٰ افسر مولی السرائی کہلاتا تھا۔ اب باقاعدہ چھ وزیر مقرر ہیں۔ (وزیر اعظم۔ وزیر خارجیہ۔ وزیر داخلیہ۔ وزیر حرب۔ وزیر خزانہ۔ وزیر محکمہ پرمٹ و چیف چیمبرلین) مگر وہ صرف حکم کے بندے ہیں۔ سلطان اگر مناسب سمجھے تو انسے مشورہ لیتا ہے۔ نہیں تو برضی خود جو مناسب سمجھے حکم دیدیتا ہے۔ ہر ایک صوبہ پر ایک ایک قائد یا گورنر مقرر ہے۔ جسکو اپنے علاقہ میں کامل اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور وہ وہاں کی ملیشیا فوج کا کمانڈر بھی ہوتا ہے۔ مگر اُن کو سلطان جب چاہے موقوف یا قتل کر سکتا ہے +

عام تعلیم کی حالت ابھی تک بہت ناقص ہے۔ رعایا کا اکثر حصہ جاہل مطلق ہے۔ چھاپے کا رواج بھی ہنوز عام نہیں ہوا۔ اور قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتب زیادہ تر قلمی مروج ہیں۔ اہل مغرب قرآن شریف کے بعد صحیح بخاری کو سب سے زیادہ مستند اور قابل ادب کتاب سمجھتے ہیں۔ اس کتاب کا اصل قلمی نسخہ نہایت عزت و احترام سے بطور تبرک سلطانی محل میں محفوظ ہے اور جنگ کیوقت اُس سے وہی کام لیا جاتا ہے جو ترک پیغمبر خدا کے مقدس علم سے لیتے ہیں۔ لڑائی میں وہ سلطانی خیمہ میں رہتا ہے اور سپاہی اس مذہبی تبرک اور قومی نشان پر جان کو تصدق کر دینا بڑی سعادت سمجھتے ہیں +

پرانے زمانہ میں مراکو کا نام مورِی تانیا تھا جو بڑا عظیم الشان ملک متصور ہوتا تھا۔ فاتحین عالم اقوام یعنی رومن۔ وندال۔ یونانی اور عرب اپنی اپنی باری میں اسکے مالک رہ چکے ہیں۔ ۱۱ ویں صدی میں یہ فاطمیہ خلفاء کے تصرف میں چلا گیا۔ جو اسکے فتح کرنے سے پہلے تونس۔ الجیریا۔ طرابلس و مصر پر متصرف تھے اور پھر اندلس پر بھی قابض ہو گئے۔ موجودہ حکمران خاندان شرفا کا بانی مولائے احمد سترھویں صدی میں مراکو کا بادشاہ ہوا۔ سلطان حال مولائے عبدالعزیز پسر سلطان مولائے حسن ۱۸۸۱ء میں پیدا اور ۱۸۹۴ء کو تخت نشین ہوا۔ یہ خاندان کا پندرھواں حکمران ہے اور حضرت علی تک ۳۶ پشتوں میں اُسکا سلسلہ نسب پہنچتا ہے اسکے چار قبل نشین حسب ذیل ہوئے۔ مولائے حسن جو ۱۸۷۳ء سے لیکر ۱۸۹۴ء تک حکمران رہا۔ سید مولائے محمد ۱۸۵۹ء سے ۱۸۷۳ء تک۔ مولائے عبدالرحمن ۱۸۲۲ء سے ۱۸۵۹ء تک اور مولائے سلیمان ۱۷۹۲ء سے ۱۸۲۲ء تک فرمانروا رہا۔ تاج و تخت یا "شریفی چتر" کی وراثت صرف خاندان فلیلی یا طافلیہ کے شرفا میں موروثی ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ باپ کے بعد بیٹا ہی سلطان ہو۔ حکمران سلطان مرنے سے پہلے خاندان میں سے ایک کو اپنا جانشین مقرر کر جاتا ہے اور انتخاب کرتے وقت اُسکا یہ فرض ہے کہ تمام علم لائق ترین شخص کو منتخب کرے۔ اسکی وفات کے بعد بالعموم پہلے جمعہ کو نماز جمعہ کے وقت متوفی کے منتخب کردہ رکن کو بادشاہ مشتہر کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ عموماً شاہی خزانہ پر متصرف ہو گیا ہوا ہوتا ہے اور محافظ شاہی فوج جسکے اکثر افسر اعلےٰ عہدہ دار ہوتے ہیں اُسکی طرفدار ہوتی ہے۔ کسیکو اُسکے مخالفت کی جرأت نہیں پڑتی +

سلطان زیادہ تر فاس میں اور گاہ گاہ پرانے دار الخلافہ مراکش یا مقنصہ میں رہائش رکھتا ہے۔ باقاعدہ فوج کی تعداد یہ ہے۔ دس ہزار عسکری یا باقلم پیدل سپاہی جو ایک انگریز کی زیر کمان ہیں۔ چار سو قواعدان سوار۔ چند میدانی توپخانہ کی باتریاں جو تین فرنچ افسروں کے ماتحت ہیں اور دو ہزار بیقاعدہ سوار۔ یہ فوج ہر وقت سلطان کی ساتھ رہتی ہے۔ فاس میں ینبع وقت کارتوس بنانیکا کارخانہ قائم کرنے میں مدد دینے کیلئے اطالین گورنمنٹ نے چالیس اطالین افسران توپخانہ اور ایک اطالین انجنیر کی خدمات سلطان کو مستعار دی ہیں۔ ایک ہسپانوی فوجی کمشنر بھی پیمائش اراضی کے کام پر مامور ہے اور اندلسی گورنمنٹ کے ہدایات کے مطابق فاس۔ طنجہ یا طیطوان میں اقامت رکھتا ہے اسکے علاوہ ایک ہسپانوی فوجی ڈاکٹر ایک ہسپانی فوجی انجنیر اور ایک جرمن انجنیر بھی سلطان کے پاس ہیں کسی کو عہدہ دار کا نام و نشان تک نہیں بتایا جاتا۔ باقاعدہ فوج کے علاوہ سلطنت مراکو میں ۸۰ ہزار ملیشیا سوار اور دس ہزار پیدل ہیں۔ ہر سال چند گورنر انکو اپنے صوبہ کی ملیشیا فوج لیکر فاس سے مراکش کو جاتے وقت سلطان کی امداد میں ساتھ لاتا ہے لڑائی کے وقت مندرجہ بالا افواج کے علاوہ مزید چالیس ہزار ملیشیا پیدل و سوار جمع ہو سکتی ہیں کسٹم کا کوئی انتظام نہیں مراکش کو ۱۰۷۳ھ میں قاطبہ خلفاء نے آباد کیا تھا۔ دوریا مقنصہ کے قرب ملک کے جنوب مغربی حصہ میں واقع ہے۔ اسکی گیارہ دروازے ہیں اور فصیل بہت مضبوط ہے۔ سولھویں صدی میں یہ کمال عروج پر تھا اور اُسوقت اسکی آبادی دس لاکھ کے قریب تھی۔ اب شہر کے اندر زیادہ تر کھنڈرات یا ویران باغ پائے جاتے ہیں مگر یہ بھی پرانے جاہ جلال کے اکثر آثار باقی ہیں وہاں کی جامع مساجد میں سے بعض نہایت عالیشان بلند ہیں۔ تین شاہی باغات بہت وسیع اور خوبصورت ہیں۔ قدیم شاہی محلسرائے اور اسکے باغات کی چار دیواری تین میل کا محیط رکھتی ہے۔ یہودیوں کا محلہ الملاح کہلاتا ہے اور اسکے گرد مزید حفاظت کیلئے علیحدہ فصیل بنی ہوئی ہے +

جب سے فرنچ نے الجیریا کو فتح کیا ہے انکی اہل مغرب سے کئی دفعہ لڑائی ہو چکی ہے ۱۸۴۴ء میں بمقام اسلی آخر الذکر کو سخت زک ملی تھی۔ ۱۸۵۹ء میں بحری قزاقی سے تنگ آکر ہسپانیہ نے مراکو سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ اور کئی معرکوں کے بعد سلطان نے ۱۸۶۰ء میں ہسپانیہ کو ملک کا کچھ حصہ کثیر تاوان جنگ اور کئی تجارتی رعایتیں دیکر صلح کر لی۔ یہ معاہدہ راس اوم کہلاتا ہے اور ساحلی علاقہ سنٹا کروز اُسکے روسی ہسپانیہ کو دیا گیا تھا۔ مگر اُسنے اسپر ابتک تصرف نہیں کیا جسکی وجہ شاید ریفیو کا خوف ہے +

سلطان مراکو کی سالانہ آمدنی تخمیناً پچاس لاکھ پونڈ ہے جو اجارہ محاصل۔ عشرات اور تحائف سے حاصل ہوتی ہے۔ تجارت برآمدگی کی سالانہ مقدار تخمیناً ۱۱ لاکھ اور درآمد کی ۱۸ لاکھ پونڈ ہے۔ تجارت زیادہ تر فرانس۔ جرمنی اور انگلستان کے ساتھ ہے +

ڈاک کا انتظام بھی تھوڑی ہی دنوں سے شروع ہوا ہے۔ اب سلطانی ڈاک کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی ڈاکخانے بھی موجود ہیں ہم ۴ میں ہفتہ میں چھ ہرکارے فاس سے طنجہ کو آتے اور جاتے ہیں۔ اور قصبات القصر۔ لاریش وغیرہ کو ہفتہ میں دو دفعہ ڈاک جاتی ہے۔ فاس طنجہ سے جنوب مشرق میں ہے۔ مقنصہ جسکی آبادی ۵۶ ہزار ہے اُس سے جنوب میں اور مراکش آخر الذکر کے جنوب میں ہے۔ بحر اوقیانوس پر طنجہ اور موگاڈور (صرار) اور بحیرہ روم پر طیطوان وغیرہ مشہور بنادر ہیں۔ صحرا کے قافلوں کے آنے جانیکا صدر مقام قصبہ طافلیہ ہے۔ طنجہ میں ٹرکی کے سوا تقریباً کل یورپین سلطنتوں کے قونصل رہتے ہیں۔ انگلستان کی طرف سے سفیر خاص ہے۔ طنجہ

حیدرآباد کی متعلقہ خبرات

(کمیٹی اصلاح مصارف)

بعض ناعاقبت اندیش عہدہ داروں نے بعوض اسکے کہ کفایت وخیراندیشی سرکار پیش نظر رکھکے فضول مصارف کیجانب توجہ کریں اور اُسکے انسداد و انتظام کے لیئے پوری پوری نگہداشت کریں اور فلاح وبہبودی ملک و رعایا میں کوشش و خیرخواہی کا ثبوت دیں - فضول و بیجا مصارف و بیضروری اخراجات کی بھرمار و غیرضروری اضافونکی اندھا دھند مچادی - اور کم فہم و کوتاہ اندیش خوشامدی ٹٹوؤں نے ذاہبی پاس نمک نہ کرکے نواب مدارالمہام بہادر سے غیرواقعہ سمجھا کر من مانی کامیابی حاصل کی اور اس طرح سے بیہودہ و ناجائز اخراجات سے نظام ٹریزری کی ناگفتہ بہ حالت ہوگئی - جب کبھی مصارف کی طرف توجہ کیگئی تو ہمیشہ اسکی اصلاح خلاف عقل و مصلحت دیکھی گئی - کوئی انتظام بالاستقلال نہیں کیا جاتا جس سے عام بددلی رہتی ہے - کئی سال ہوئے جب فوج میں تخفیف کا بازار گرم ہوا تو چھوٹے بہیوں نیچے قلیل تنخواہداروں کیلئے - اور رقم تخفیف شدہ عہدہ داروں کی ماہواریں اضافہ کردیگئی - جس سے عام شورش اور واویلا مچ گیا اور بالآخر کم و بیش سب تخفیف شدہ کو جگہ دیگئی - اور اسی طرح فینانس و مالگذاری و دیگر دفاتر میں جب کبھی کمیگئی - تو تخفیف شدہ رقم عہدہ داران بیش قرار مواجب والونکی ماہواریں اضافہ کردیا جاتا ہے - اور بیچارے غریب جز ماہوار دار جنکے ذریعہ سے اُن کے غرباء و متعلقین پرورش پاتے ہیں تخفیف کردیئے جاتے ہیں - اور الجوع الجوع کرتے ہوئے دارالقرار کو فرار ہوتے ہیں - اور بیش قرار تنخواہ دار بہت کچھ ذخیرہ کرلیتے اور ذرایع آمدنی پیدا کرلیتے ہیں - اگر وہ تخفیف کیجائیں تو چنداں قباحت نہیں اصلاح مصارف کیجانب اعلیحضرت بندگان عالی کا خیال ایک مدت سے تھا - گو حضور نظام نے بہت کچھ بیدار ہونے اور خیال کرنیکا موقع دیا کہ اب بیجا فضول اخراجات سے دست کشی کیجائے اور اصلاح و فلاح ملک کیجانب عنان توجہ موڑی جائے - مگر مشیران بدکیش نے اپنی چڑھی کے آگے کسی نیک خیال کا موقع ہی نہ دیا - آخرش حضور نظام دام ملکہ کو بذات خود توجہ کرنیکی ضرورت ہوئی چنانچہ شروع سال نبوی سے اعلیحضرت قوی شوکت و منزلت نے عنان حکومت آصفجاہی جلالت شاہنشاہی اپنے ہاتھ میں لی - اور بعض اشرار و بدخواہ ملک کو باوجود سعی و کوشش معاندین ملک سے بدر کردیا - اور ادائے قرضہ کرور روپیہ کے لیئے مختلف کمیٹیاں حسب الحکم حضور نظام منعقد ہوئیں - جسکو حالات سے اخبارات لبریز ہیں - اور جاگیرداروں جمعداریشوں اور ساہوکاروں سے قرضہ کرور روپیہ کی بابت امداد چاہی گئی - اور یہ امداد بطور قرض کے چاہی گئی تھی نہ بطور ٹیکس یا شاہی حقوق کے - مگر اسپر بھی تہولین پست ہمت - بودی طبیعت - رکیک خیالات نے رقم امدادی کی تعداد چالیس لاکھ بھی نکی - گو بعض معززوں نے حضور نظام سے بعض شرائط پر پوری امداد کا وعدہ کیا - مگر بندگان عالی نے کسی کی امداد کو محض اسوجہ سے کہ فی الواقع ضرورت نہیں ہے منظور نہ فرمایا - اور گورنمنٹ نظام انکی امداد کی محتاج نہیں ہے - اور کرور روپیہ کی کوئی ایسی مقدار نہیں ہے کہ جسکا کچھ خیال کیا جاسکے - اسکا انتظام وہ خود بآسانی کرسکتی ہے - گو یہ امداد گورنمنٹ نظام کی نہ تھی - بلکہ خود اپنی امداد تھی - کیونکہ خدانخواستہ اگر کوئی ضعف یا مشکل ریاست کو پیش آوے - تو کیا کوئی گروہ آرام و آسائش پاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں - اور جسقدر جاگیرین یا زر نقد و بیش قرار تنخواہیں مفت پارہے ہیں - کیا وہ محض حضور نظام کی عطوفت پدرانہ و مراعات خسروانہ کا تصدق نہیں ہے؟ بیشک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہزارہا متمولین میں سے ہر ایک بذات خود پوری امداد کرنیکو لائق ہونیکی باوجود کوئی زبانی جمع خرچ کو بھی کام نہ لایا حالانکہ گورنمنٹ نظام نے تو آرائشاً امداد چاہی تھی نہ حقیقتاً - نظام ٹریزری میں حسب بیان مخبر دکن تقریباً بیالیس لاکھ روپیہ کیمی کا جمع ہے اور پچیس لاکھ کے نوٹ جاری کرنیکے لئے جریدہ اعلامیہ مطبوعہ احراباں میں شائع ہوا ہے اور تقریباً نوٹ مجوزہ کی خریداری کی درخواستیں بھی آچکی ہیں - بقیہ رقم کی بھرتی خزانہ سے کیجاسکتی ہے - ورنہ بضرورت بار دگر نوٹ اجرا ہوسکینگے جسکو پبلک نہایت رغبت سے خریدتی ہے - مگر بندگان عالی نے یہ مناسب خیال کیا ہے کہ عہدہ دارونکی تنخواہیں قانونچہ مبارک کے رو سے بہت زیادہ ہوگئی ہیں - اور بعض بعض اخراجات فضول و ناجائز ہیں اور بعض اخراجات ضرورت سے زیادہ بڑھ گئے ہیں - اسکی اصلاح ضروری سمجھی گئی - اسی غرض سے ایک کمیٹی امرا موسومہ "کمیٹی اصلاح مصارف" کی حسب اعلان جریدہ غیرمعمولی منعقد فرمائی ہے جسکے اراکین نواب سر سمانجاہ بہادر نواب سر خورشید جاہ بہادر - مہاراج پیشکار صاحب بہادر - نواب افتخار الملک بہادر تھے مگر نواب سر آ بہادر نے بمصلحت و بعذر معقول رکنیت سے علیحدگی اختیار کی - ان اراکین کو جریدہ مذکورہ کی رو دیا گیا ہے کہ جس محکمہ اور جس دفتر سے جو کاغذ یا مثل مطلوب ہونگا سکتے ہیں - یا جس عہدہ دار کو چاہیں پیش یافتہ حال و سابق کو چاہیں طلب کرسکتی ہیں - اور جو کچھ چاہیں دریافت کرسکتے ہیں - اسی بنا مشہور ہوا تھا کہ مولوی مہدی علی و مشتاق حسین طلب کئے جائینگے - حالانکہ اسکی کوئی اصلیت نہیں ہے اور آخری چار مدارالمہاموں کے زمانہ کے تخمہ جات مداخل و مخارج جلد پیش کرنے کے لئے صدر محاسب صاحب کو تاکیدی حکم ہوا ہے - اور اراکین کو حکم ہے کہ بجز تعطیل معمولی مطبوعہ کے گیارہ بجے پانچ بجے شام تک مہتاب محل میں حاضر رہیں - اور عملہ پیشی سے جسقدر روزانہ کام کے لئے ضرورت کام لیں اور بہت مستعدی سے اصلاح مصارف کی کارروائی کیجائے - ہم درحقیقت روزانہ دیکھتے ہیں کہ سات بجے شام کو کمیٹی برخاست ہوتی ہے - اور اصلاح مصارف کے اراکین بہت مستعدی و دلچسپی حضور نظام کے احکام کی تعمیل میں مصروف اور بڑی سرگرمی سے عمل پیرا ہیں +

حال میں ۱۴ جمادی الثانی کو حسب الحکم حضور نظام بدیں مضمون جریدہ غیرمعمولی شایع ہوا ہے کہ چونکہ مابدولت و اقبال کو بالفعل تخفیف مصارف کی ضرورت ہے اور عنقریب اسکے متعلق قطعی احکام جاری ہونگے اسلئے حسب رائے مجلس امرا احکام ذیل صادر فرمائے جاتے ہیں - جو علی العموم تمام ممالک محروسہ میں تاحکم ثانی نافذ رہینگے - کوئی عہدہ دار مجاز نہ ہوگا کہ ممالک محروسہ میں جسقدر جائداد خالی ہیں یا آئندہ خالی ہوں انپر کسیکی مستقل تقرری کرے تاوقتیکہ پوری کیفیت بذریعہ مدارالمہام مابدولت کے ملاحظہ میں پیش ہوکر منظوری نہ حاصل کرے - اور نیز کوئی عہدہ دار مجاز نہ ہوگا کہ بغیر منظوری مابدولت کوئی جدید تقرر یا اضافہ یا جدید الاونس جاری کرے - یا کسیکو اضافہ یا سرکاری خزانوں سے قرضہ دلائے - البتہ ہر عہدہ دار اپنے اپنے اقتدار کے اندر بوجہ ضرورت شدید و بشرط گنجائش موازنہ خالی جائداد پر منصرمانہ تقرر کرسکیگا - مگر اس صورت میں بھی اگر جائداد خالیہ کی اصل ماہوار پانچسو روپیہ سے کم نہو تو اسکے منصرمانہ انتظام کی اطلاع بذریعہ مدارالمہام صاحب مابدولت کو دینی ضرور ہوگی + (خاص نامہ نگار)

اللہ کی خبریں

افسوس اس ہفتہ مظلومین کریٹ کیلئے کوئی رقم موصول نہ ہونیکی وجہ سے حسب معمول فہرست چندہ درج نہیں کیگئی +

غازی عثمان پاشا اور حاجی علی بک آفندی اعلے یاور سلطانی نے مظلومین کریٹ کی تن پوشی کے لئے ایک ایک سو پونڈ مرحمت کئے ہیں +

فرانس کی ایک کمپنی ساہوکار ان کیطرف سے موسیو دوغالار نے بابعالی کو تیس لاکھ پونڈ نرم شرائط پر قرضہ دینے کی خواہش ظاہر کرکے بلاد عثمانیہ کے معادن کا اجارہ اور تجارتی و مالی کوٹھیوں کے قیام کی اجازت ملنے کی درخواست کی ہے +

وزیر حربیہ نے گورنر جنرل طرابلس الغرب سے اُن تمام سواروں کے اسمار و مقام سکونت کی فہرست طلب کی ہے - جو وہاں عساکر حمیدیہ میں داخل ہوئے ہیں +

اعانت بتاملے و مجروحین عساکر عثمانیہ کے لئے بیروت میں وہاں کے گورنر کی زیر صدارت عالیشان جلسہ ہوا - محمد آفندی نے اس جلسہ کے اخراجات کے لئے دو سو پونڈ مرحمت کئے تھے +

بابعالی نے جرمنی سے پانچ لاکھ ماوزر رائفلیں - اور ایکسو قلعہ شکن توپیں منگوائی ہیں - اور مختلف مقامات پر مضبوط و ناقابل فتح قلعے تعمیر کررہا ہے - جرمنی کے کارخانہ کروپ کو موجودہ جنگی جہازوں میں سے پانچ آہن پوشوں کی مرمت و درستی اور پانچ نئے جہازوں کی تیاری کا اجارہ دیا گیا ہے - مطلوبہ رائفلوں میں سے اُن کے نوسو نوے صندوق (یعنے تخمیناً پچاس ہزار رائفلیں) ۲۲ - نومبر تک قسطنطنیہ پہنچ چکے ہیں +

اسکندریہ کے خزانچی آدم آفندی کو سوا لاکھ یا شرعبن کرنے کے جرم میں اسی قدر رقم جرمانہ اور چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے اسکی اپیل لائق ہم مشرب محمد آفندی جو عثمانیہ زراعتی بنک کی شاخ دائمہ مقام سمرا کوی میں ایجنٹ تھا۔ کثیر رقم غبن کرکے ملک سے بھاگ گیا ہے +

حکام ایڈریانوپل کی درخواست پر اورینٹل ریلوے کمپنی نے غلہ کے کرایہ میں جو قسطنطنیہ یا داودی آغاج سے ایڈریانوپل کو جائے آئندہ موسم بہار تک تیسرا حصہ تخفیف کردی ہے۔ قسطنطنیہ اور متصلہ اضلاع میں تار برقی پیغام کے بیس الفاظ پر محصول لیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ۸ لفظوں پر ۸ روپے سے لیکر ۱۰ تک

روس میں پچھلے دنوں ایک متمول عورت فوت ہوئی ہے جسکی سالانہ آمدنی پچاس لاکھ روپیہ تھی۔ اس کے پاس نو کروڑ روپیہ کے سرکاری قرضہ کے تمسکات تھے +

حسب الحکم سلطانی شمالی سرحد ایران و روم کے لئے مقام چوملرک (واقع صوبہ وان) سے پرمٹ خانہ ہٹایا جاکر قصبہ خانیک میں جو عین سرحد پر واقعہ ہے اور اسی کے راستہ تقریباً کل کاروان گذرتے ہیں مقرر کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ راہداری کے پروانے دینے کا محکمہ بھی وہیں قائم کیا گیا ہے۔ شاکر پاشا نے باب عالی میں تجویز پیش کی تھی کہ جھیل وان پر اگر جہاز رانی کا انتظام کردیا جائے تو اس نواح میں تہذیب و شائستگی اور نیز آمدنی و تجارت کو بہت ترقی ہوگی۔ گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کرکے موقعہ پر دخانی جہازات کی تعمیر اور بحری سٹیشنوں کی تیاری کے لئے انجنیر وغیرہ بھیجدیئے ہیں +

کان زر۔ صوبہ بروصہ کے قصبہ عین گل کے قرب کوہ اولمپس پر چند شخصوں کو دو برس ہوئے سونے کی کان ملی جسکی انہوں نے گورنمنٹ کو اطلاع ندی اور خود چوری چوری سونا نکالکر اجنبی لوگوں کے پاس فروخت کرتے رہے۔ اب یہ راز فاش ہوجانے پر گورنمنٹ عثمانیہ نے کان پر قبضہ کرنے اور مجرموں کی تحقیقات کے لئے دو افسر موقعہ پر بھیجدیئے ہیں +

ضلع قسطنبول میں بماہ اکتوبر کثرت بارش سے پچاس گھر منہدم اور دو سو ناقابل رہائش ہوگئے۔ باب عالی نے نقصان رسیدگان کو اپنے مکانات کی تعمیر کے لئے متصلہ سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی لینے کی اجازت دیدی ہے +

روس کے ڈاک رسان جہاز موسومہ زار کے کپتان نے خلاف قواعد شام کے بعد بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اور جب اس نے محافظان بندر کے احکام اور خالی ٹکلوں کی کچھ پروا نہ کی تو آخر توپ سے ایک گولہ چلاکر اسے ہوش میں لایا گیا۔ اور وہ اپنی جگہ پر لنگر انداز ہوگیا۔ اکثر روسی اخبارات نے یہ خبر سنتے ہی سخت شور و غوغا برپا کردیا۔ مگر چند منصف مزاج روسی اخبارات نے ہی انکو ملامت کی کہ قصور تو روسی کپتان کا تھا ترکی حکام کے برخلاف کیوں واویلا کیا جاتا ہے۔ اگر گولہ سے جہاز کو کوئی نقصان پہنچ جاتا تو اسکا کپتان ذمہ وار تھا نکہ ترک۔ کیا کسی روسی بندرگاہ میں اگر کوئی ترکی کپتان ایسی خودسری دکھاتا۔ تو روسی محافظان بندر اسکے جہاز فی الفور غرق نہ کردیتے؟۔ یہی ترکوں کی شرافت ہے کہ درگذر کرگئے +

وزیر تجارت نے چند راہ ہوئے ٹرکی کے کل ایوانہائے تجارت کو سرکلر بھیجا تھا کہ وہ ترقی و توسیع تجارت کے متعلق تجاویز پیش کریں۔ از انجملہ ایک نے پچھلے دنوں لکھا ہے کہ اراضیات کی کفالت پر روپیہ قرض دینے والا بنک قائم کرنے سے دیسی صنعت و حرفت اور تجارت کو بہت فروغ ہوگا +

قسطنطنیہ میں جعلی فرانسیسی طلائی سکہ آجکل بہت مروج ہورہا ہے۔ بدمعاش لوگ چاندی کے سکہ پر سونے کے پترچڑھا دیتے ہیں۔ اور مصنوعی سکہ پر حروف و نقش بالکل اصلی سکہ کے بنا دیتے ہیں۔ وہاں کے اخبارات ناظرین کو تاکید کرتے ہیں کہ ان سکوں کو چھید کرکے اطمینان کئے بغیر ہرگز نہ لیا کریں +

عثمانیہ بحری تیاریوں کے التوی کی نسبت انگریزی اخبارات نے جو شوشہ چھوڑا تھا کہ روسی دھمکی اسکا باعث ہے۔ اسکی اصلیت ترکی اخباروں کے دیکھنے سے بخوبی واضح ہوگئی ہے۔ اصل معاملہ۔ جیسا کہ ناظرین وکیل کو معلوم ہے یہ ہے کہ یورپ کے چند کارخانہ والوں نے نئے جہازوں کی تیاری اور پرانوں کی درستی کے اجارے لینے کی درخواست کرکے بالعالی کے پاس اپنے کارندے کے ہاتھ نمونے بھی ارسال کئے تھے جن کے معائنہ اور کل معاملہ پر رپورٹ کرنے کے لئے وزیر بحری نے سلطان کے ایماء سے کمیشن مقرر کی تھی۔ اس کمیشن نے کامل غور و فکر کے بعد رپورٹ تیار کرکے وزیر موصوف کو دی۔ جسنے اسے سلطان المعظم کی خدمت میں ارسال کردیا۔ اور ساتھ ہی اپنی طرف سے یہ عرضداشت پیش کی کہ موجودہ جنگی جہازوں کی تبدیل ہیت یا مرمت اور حسب ضرورت نئے جہازوں کی تعمیر کے لئے ہمارے اپنے کارخانے (یعنے سلطانی کارخانجات جہاز سازی جنہیں ترکی میں ترسخانہ یا ترسانہ کہتے ہیں) بالکل کافی ہیں۔ ممالک غیر کے کارخانوں کو کام دینے کی ہمیں کوئی احتیاج نہیں فقط چند ممالک اجنبیہ کے بنکوں میں وہاں سے مصالح وغیرہ منگوانے کے لئے صیغہ بحری کے نام پر حساب کھولدیا جائے اور ان میں ضروری رقومات جمع کرادیئے جائیں۔ کہ حسب ضرورت برآمد کرالیا کرے۔ حسنی پاشا وزیر بحریہ وہی عالی حوصلہ جوانمرد ہیں جنہوں نے محاربہ یونان کے شروع ہونے پر خود اپنی ذمہ داری اور اپنے نام پر پانچ لاکھ پونڈ عثمانیہ بنک سے قرض لیکر عثمانیہ پیرہ جہازات کو چند مہینوں میں اپنے ہی کارخانوں میں بالکل درست اور مکمل کرالیا تھا +

اس ہفتہ خبر آئی ہے کہ روس کی دھمکی صرف ڈھکوسلہ ہے جرمنی کے اتفاق سے ٹرپل الیانس۔ قائم مقام ترکی سفیر امین بے نے بمقام طہران ایرانی وزیر خارجہ سے سرحد کے پچھلے فسادوں کے متعلق گفتگو کی جس میں وزیر ممدوح نے امین بے کی پیش کردہ تجاویز کو قبول کرکے آئندہ کے لئے ایسے فسادوں کے انسداد کے واسطے افسر کار بھیجنے کا وعدہ کیا +

برلن مارشل۔ جدید جرمن سفیر ۱۳۔ نومبر کو قسطنطنیہ پہنچ گئے تھے۔ ترکی گورنمنٹ کی طرف سے تزک و احتشام کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ سابق ترکی سفیر متعینہ برلن غالب بے قسطنطنیہ واپس آگئے ہیں اور انکی جگہ جنرل توفیق پاشا ترکی سفیر متعینہ بلگریڈ (دارالخلافہ سربیا) جو یورپ کی کئی زبانوں میں ماہر اور اعلے پایہ کے مدبر ہیں مقرر کئے گئے ہیں۔ غالب بے کی تبدیلی پر انگریزی اخبارات نے طرح طرح کی روائتیں مشہور کی تھیں۔ ایک نے کسی جرمنی اخبار کے (فرضی یا واقعی) حوالہ سے لکھدیا کہ غالب بے کو ۹ ماہ سے ایک کوڑی تنخواہ یا مصارف سفارت کے لئے نہ بھیجی گئی تھی۔ اس بیچارہ نے کئی عرضیاں اور تار بھیجے۔ مگر صدائے برنخاست۔ آخر جب وہ روپیہ کی عدم موجودگی سے سخت لاچار ہوگیا۔ تو زبانی گذارش کرنے کے لئے بلا اطلاع برلن سے قسطنطنیہ چلا آیا۔ اور سلطان المعظم کی خدمت میں حصول شرف باریابی کی اطلاع کی۔ امیر المومنین نے اسے نامنظور کرکے تحریری جواب طلب کیا جسپر غالب بے نے آٹھ ورق کی عرضداشت ارسال کی۔ اسے پڑھکر جلالت مآب نے غالب بے کی موقوفی کا حکم صادر فرمادیا۔ الغرض ٹرکی کی ناداری اور اسکے ملازمونکی قابل رحم حالت ثابت کرنیکے لئے یہ سارا طومار گھڑا گیا۔ دوسرے ایماندار اخبار نے تحریر کیا کہ گورنمنٹ جرمن کو غالب بے کی موجودگی ناگوار تھی۔ اسکی درخواست پر ان کو تبدیل کردیا گیا۔ اس روائت سے جسکی بعد میں باضابطہ تردید کی گئی اور کچھ نہیں تو پہلا جھوٹ تو معلوم ہوگیا بیروت کا اخبار ثمرات الفنون اس معاملہ کے متعلق صرف یہ تحریر کرتا ہے کہ "غالب بے قیصر جرمن کا خط لیکر آئے ہیں اور قیصر موصوف کی سیاحت اور تشریف آوری کے متعلق انتظام کرنے کے لئے کچھ عرصہ قسطنطنیہ میں رہینگے"۔ یہ ہے کل اصلیت جسکو بگاڑ کر ہمارے یورپین اخبارات نے کس رنگ میں ظاہر کیا۔

سابق جرمنی سفیر برلن دربار جلوس کو جانے سے پہلے امیر المومنین نے ۹۔ نومبر کی رات کو محلات میں پرتکلف دعوت دیکر اسے اور اسکے متعلقین کو عثمانیہ شاہی تمغے عطا فرمائے +

ڈاکٹر جارج وگ۔ سروین سفیر متعینہ قسطنطنیہ جو ترکوں کا بڑا خیر خواہ ہے سربیا کا وزیر اعظم مقرر ہوا ہے۔ الوداعی ملاقات میں امیر المومنین اسکے ساتھ نہایت لطف و کرم سے پیش آئے +

شاہ رومانیا زار اور سلطان المعظم کی ملاقات کے لئے عنقریب سینٹ پیٹرزبرگ اور قسطنطنیہ جانے والے ہیں +

امیر المومنین نے یونانی بطریق کو کلیسیا یونانی کے معابد و مدارس کے لئے جیب خاص سے دو ہزار لوئڈ عطیہ مرحمت کیا ہے +

شریف عون الرفیق پاشا امیر مکہ نے اعانت مجروحین و یتامٰے عساکر عثمانیہ کے لئے تین سو پونڈ اور دولتلو مشیر راتب پاشا دائی بجا نے ایکسو پونڈ عطا کئے ہیں +

وزارت مالی سلطنت عثمانیہ ۱۳۱۴ء ترکی کا عام بجٹ موازنہ تیار کر رہی ہے - ہر ایک محکمہ کو آمدنی و خرچ کے اسٹیمیٹ جلد بھیجنے کی تاکید کی ہے - ترکی مالی سال ۱۳ مارچ ۱۸۹۸ء کو شروع ہوگا +

امیر المومنین نے قیصر جرمنی کے خط کے جواب میں جو سیرن جلش جرمن سفیر کی تبدیلی کے متعلق تھا دست خاص سے خط تحریر کر کے ارسال فرمایا ہے +

سلطان المعظم کے ذاتی خزانہ خاص کے وزیر میقائیل پرتغال پاشا کے فوت ہو جانے پر اوخانس آفندی سکزاس عہدہ جلیلیہ پر مامور کئے گئے ہیں +

تار پیڈو کشتیاں ناصر و صاعقہ ۷ نومبر کو جزیرہ مٹی لین سے قسطنطنیہ پہنچیں - جہاز ستہ پر ۴۵۰ مزید شفایاب سپاہی دو دلوسے بحیرہ اسود کے بنادر کو بھیجے گئے ہیں +

ٹریبی اخبار اقدام اس خبر کی جو رائٹر نے بھیجی تہی تردید کرتا ہے کہ حد بندی کے کمیشن نے سرمائی وجہ سے اپنی کارروائی ملتوی کر دی ہے - وہ لکھتا ہے کہ کمشنروں نے اپنی اپنی گورنمنٹوں سے مزید ہدایات حاصل کرنیکے لئے صرف چند دنوں کیلئے کام بند کیا تھا +

ٹریبی کیطرف سے یونان کے قصبات اتھنز - پائرس - (جزائر کارفو) اور سرا میں قونصل جنرل - آرٹا کلیس - لاریسا - سنٹا مورا - ترنجالہ - پطراس اور دولہ میں قونصل اور سقالونیا - سرگیو - یونیز اکلمنا تنبوس اور زانٹی میں نائب قونصل مامور ہیں - ان میں سے اکثر مقامات کے قونصل صاحبان نومبر کے آخری ہفتہ میں روانہ ہو گئے +

کریٹ کے نقیب الاشراف - شیوخ - اور مسلمان رؤسا نے امیر المومنین کی رعیت پروری اور ہمدردی کے شکریہ میں ایڈریس روانہ کیا ہے - جو پاشا کے حسن انتظام سے مسلمان مظلومین نے ساحلی علاقہ پر زراعت و کاشتکاری شروع کر دی ہے - اور اگر خدا کو منظور ہوا تو کریٹن اپنے املاک پر بھی جو اندرونی حصہ میں واقع ہیں پھر قابض و متصرف ہو جائینگے +

جرمنی اور روس میں اندازہ سے زیادہ سود لینا سنگین جرم ہے - اور اگر قرض دہندہ چالاکی کر کے کسی اور طرح زیادتی سود کی کوشش کرے تو اسے عبرت بخش سزا دیجاتی ہے - ٹرکی میں بھی سلطان سلیمان اعظم کے وقت زیادہ سے زیادہ شرح نو فیصدی مقرر کیگئی تہی - مگر رفتہ رفتہ یہ قانون بالکل متروک العمل ہو گیا - بالعالی اب پھر اسے تازہ کرنا چاہتا ہے - کاش کے گورنمنٹ ہند بھی جاہل اور انپڑھ کاشتکاروں کو ظالم بنیوں کی دستبرد سے بچانیکا کوئی ایسا انتظام کرے !

زارے کنیڈیا - یہ تی مواد خانیکی غرباء کیلئے یونانی بشپ کو کثیر رقم روانہ کی ہے +

کامل بے قونصل بٹا دیا کے سنگاپور جانیکی خبر چند ہفتے ہوئے لکھی جا چکی ہے - اس موقعہ پر مسلمانان سنگاپور نے اسے درخواست کی تہی کہ وہاں بھی ترکی قونصل کی تقرری میں سعی کریں - کہا جاتا ہے کہ مسلمان بالعالی کو اسکے متعلق خود بھی عنقریب عرضی دینے والے ہیں - ۲۵ برس ہوئے ٹرکی نے وہاں کے ایک مسلمان سوداگر کو اپنا قونصل بنایا تہا - مگر جب وہ فوت ہو گیا تو پھر کوئی خیال نہ کیا +

بلگاریہ سے مسلمان مہاجرین کی چند اور جماعتیں ایشیا کوچک میں آکر آباد ہو گئی ہیں - ایک جماعت نے اپنے نئے گاؤں کا نام سعادت رکھا ہے +

یہ خبر محقق ہو گئی ہے کہ بالعالی نے تاوان جنگ کی پہلی قسط کی ضمانت پر ۲۱ - نومبر کو عثمانیہ بنک سے آٹھ لاکھ پونڈ قرض لئے ہیں جنمیں سے ۲ - لاکھ پونڈ اسیوقت سرکاری خزانہ کے حوالے کر دیئے گئے +

عثمانیہ بنک زراعتی بنک کو ان جائداد کی محصول انتقال (خیر داخلخارج) سے مستثنی کرایا گیا ہے جو انکو قرض میں ملیں +

مرسینا (اداناد اطنہ) ریلوے کمپنی کو اندرون ملک کیطرف لائن کو بڑھانے اور بندر یومادلو تک نئی لائن بنانیکی اجازت مل گئی ہے - اس اجازت کے عوض کمپنی نے یومارلق کی دلدلوں کو خشک کرنے اور وہاں پختہ بندرگاہ تعمیر کرنیکا ذمہ لیا ہے +

تازہ خبریں معہ مختصر حواشی

لندن ۱۳ - دسمبر **مغربی افریقہ** کے تنازعہ کے متعلق فرانسیسی سفیر نے سیکرٹری آف اسٹیٹ برائے نوآبادیہ سے ملاقات کی ہے جس سے اسکے باحسن وجوہ طے ہو جانیکی بہت امید ہو گئی ہے +

لندن ۱۳ - دسمبر **جرمن کی تیزی اور چین کی شامت** جرمن سفیر جسکی کمان قیصر کے چھوٹے بھائی پرنس ہنری کو دیگئی ہے ۱۶ - دسمبر کو بندر نجیل سے روانہ ہوگا - قیصر شہزادہ کو الوداع کہنے کے لئے دار الخلافہ سے بندرگاہ مذکور کو گئے ہیں +

لندن ۱۴ - دسمبر **حبش و انگلستان** - حبشی قصبہ و بندر ہرار سے ٹائمز کو خبر آئی ہے کہ حبشی ایک بہت بڑی مہم تیار کر رہے ہیں - جسکا مدعا گوجام و کوجہ یا وادی بالائی نیل کا کوئی اور مقام (گونڈ کو رد وادی نیل میں دریائے نیل ابیض پر جھیل ڈمبیو یا نیانزا اور خرطوم کے درمیان قصبہ لاڈو کے قریب جو انگلستان نے عارضی طور پر بلجیم کی افریقن ریاست کانگو فری سٹیٹ کو دے رکھا واقع ہے - اور بروئے تقسیم باہمی انگریزی دائرہ اقتدار میں داخل ہے گو اسپر ابھی انگریزوں نے عملی تصرف نہیں کیا تھا - لیکن اسی تصرف اور نیز علاقہ مذکور کو حبش و فرانس دروس کی دست برد سے بچانے کے لئے میجر مکڈانلد فوج لیکر یوگنڈا سے اسطرف جا رہے تھے کہ سوڈانی فوج نے راستہ میں بغاوت کر کے کسیقدر تعویق ڈالدی - مگر امید ہے کہ موسم سے سکھ فوج یوگنڈا پہنچگئی ہوگی اور میجر صاحب منزل مقصود کیطرف چلدیئے ہونگے - اور چونکہ علاقہ مذکور حبش کی نسبت یوگنڈا سے قریب ہے اسلئے ظن غالب ہے کہ باوجود اس تعویق کے میجر صاحب پھر بھی وہاں جلد پہنچ جائینگے - اسوقت علاقہ مذکور جو یوگنڈا سے شمال میں ہے کانگو سٹیٹ کی دیسی فوج کی بغاوت کی وجہ سے جسکا ذکر میجر ہامنس کے قتل اور اسکے درویشوں پر حملہ کرنیکی افواہوں کے ذیل میں کئی دفعہ ہو چکا ہے بہت کچھ مخدوش ہے - نجاشی اسکے متعلق اپنے ارادہ کو کئی دفعہ علانیہ ظاہر کر چکا ہے - اسکا دعوی ہے کہ یہ حبش کی ملکیت ہے اور اسی لئے اسنے روسی کونٹ لیونٹیف کو وہانکا گورنر مقرر کر دیا ہے جسکی امداد کیلئے فرانسیسی شہزادہ ہنری بردست مہم تیار کر رہا ہے اور فروری میں بحیرہ قلزم کے راستہ وہاں پہنچنے کی کوشش کریگا - لیکن شاہ حبش نے اگر اسے قابض ہونے پر اصرار کیا تو اسکا انگریزوں کے ساتھ ضرور کھلم کھلا مقابلہ ہو جائیگا - اور اسوقت بقول پاونیر کے معلوم ہو جائیگا کہ انگلستان اٹلی نہیں ہے - وہ دیسی فرمانروا کو گمراہ رہنما پر لانے کا ڈب بہت اچھی طرح جانتا ہے - بہرحال چین اور ٹرکی اور سرحد ہند کے خرخشوں کے علاوہ افریقہ کے مشرق - مغرب - جنوب - اور شمال میں بھی انگریزی گورنمنٹ کو بہت سی مشکلات اور تفکرات لاحق ہو رہے ہیں جنکو باحسن وجوہ سلجھانیکے لئے موجودہ وزارت کو بہت سوچ سمجھکر کارروائی کرنی پڑیگی - ورنہ چاروں طرف جنگ کا شعلہ مشتعل ہو جانا غیر اغلب نہیں ہے - (وکیل)

لندن ۱۴ - دسمبر **روس و جرمن و چین** - روسی اخبار جرمنی کی کارروائی سے بہت ناراض ہیں لیکن روسی گورنمنٹ بالکل خاموش ہے +

لندن ۱۴ دسمبر - سکاٹ لینڈ کی انجمن یتیم خانہ نے ان تمام سکاچ سپاہیوں کے بچوں کو جو سرحد پر قتل یا ناقابل ہو گئے ہیں بلا معاوضہ یتیم خانہ میں داخل کرنیکا فیصلہ کیا ہے +

لندن ۱۵ - دسمبر **یونان و ٹرکی** - یونان نے بالعالی سے درخواست کی ہے کہ تصدیق معاہدہ کیلئے جو ایک ماہ کی میعاد مقرر کیگئی ہے اسے بڑھا دیا جائے - سفراء دول متعینہ قسطنطنیہ اس درخواست سے سخت متحیر ہیں - جو گورنمنٹ یونان نے اسلئے کی ہے کہ رعایا معاہدہ کی شرائط سے بہت ناراض ہے اور اسے خیال ہے کہ اگر ایسی پرجوشی کی حالت میں معاہدہ مذکور یونانی پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا - تو موجودہ وزارت کو شکست ہو جائیگی - مگر دول ذی اسوجہ کو تسلیم نہیں کیا اور انکے دباؤ پر معاہدہ کی منظوری کیلئے پارلیمنٹ کا اجلاس کل کی تاریخ کیا جائیگا

لندن - ۱۵ - دسمبر - فرانسیسی مہم زیر کمان میجر مارچند کے قتل کی خبر غلط ہے - وہ بخیریت ہے +

لندن ۱۷ - دسمبر - **جرمن و چین** قیصر ولیم جنگی جہاز ڈولف لینڈ پر اپنے بھائی ہنری کی ہمراہ کل کیل سے رنڈ سبرگ کو گئے - شب گذشتہ افسران مہم کو الوداعی دعوت دیگئی جس میں قیصر نے اپنے بھائی کا جام صحت تجویز کرتے وقت تقریر [illegible] کامل حفاظت کیجائے - اور اگر کوئی شخص اس بارہ میں ہماری مزاحمت یا مخالفت کی کوشش کریگا - تو ہم پوری طاقت سے اسے پامال کرینگے - شہزادہ ہنری نے بھی دیسی ی

مختلف خبریں

مدراس کی ایک پروفیسر نے الومینیم دھات کے برتن بنوائے ہیں یہ دھات تانبے سے دگنی مہنگی مگر اس سے چوگنی ہلکی ہے اور اسلئے اگر تانبے کے برتنوں کے برابر وبرابر برتن بنائے جائیں تو وہ اتنی ہی لاگت میں بن سکتے ہیں ۔۔۔

وائسریگل لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبروں میں چھ ہندو اور صرف ایک (آنریبل مسٹر رحمت اللہ سیانی) مسلمان ہیں اسپر ہمعصر سول نہایت منصفانہ رائے دیتا ہے کہ کیا آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کو حقوق کی ایک شخص کبھی نگہداشت کر سکتا ہے؟ یقین کامل ہے کہ گورنمنٹ اس ریمارک پر ضرور غور کریگی ۔

ازدیاد فوج پر آجکل انگلستان میں بڑی سرگرمی سے بحث ہو رہی ہے گورنمنٹ شاہی اغراض کو مدنظر رکھکر اضافہ پر زور دیتی ہے مخالف فریق مخالفت کرتا ہے ۔ اسپر کسی نمدہ دل نے یہ گپ اڑا دی کہ اگر ملک نے اضافہ منظور نہ کیا تو گورنمنٹ انگلش چینل کے جزائر فرانس کو دیدیگی اور اسکے عوض مصر اور علاقہ ٹائیگر کے متعلق اس سے فارغ خطی لکھوا لیگی مگر اس بیہودہ افواہ کی فوراً باضابطہ تردید کیگئی حامیان اضافہ زور دیتے ہیں کہ وزارت حرب وزیر اعظم کے ہاتھ میں رہنی چاہئے غالباً لارڈ لینسڈون وزیر جنگ نہیں اور مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیہائے جن کو قوم سے کام لینے کا خوب ڈھب آتا ہے اور بڑے دلیر آدمی ہیں (جیسا کہ مہم جیمسن اور ٹرانسوال کے معاملہ سے ظاہر ہو چکا ہے) انکی جگہ لیں ۔

سر ہنری لائل ۲ جنوری کو بمبئی اور ۱۹ کو کلکتہ پہنچ جائینگے کمیشن قحط جسکے وہ پریسیڈنٹ ہوئے ہیں تخمیناً ۱۸ ہفتے کلکتہ ٹھہرا مدادی کاموں کی رپورٹوں وغیرہ پر غور کریگی پھر بعض قحط زدہ علاقوں کا دورہ کر کے اپریل میں سملہ پہنچکر اپنی رپورٹ مکمل کریگی مدراس کے ضلع نیلور میں اسال کے بارش سے بھی قحط سالی پڑ گئی ہے اور چند مقامات پر آزمائشاً امدادی کام کھولے گئے ہیں ۔

بمبئی میں ایک پارسی پر ممالک غیر کو ناجائز طور پر قلی بھیجنے کا مقدمہ بنایا گیا ہے ۔ اسنے سن گذشتہ میں کئی سو قلی شرقی افریقہ کے علاقہ ہیرا کو بھیجے جنمیں سے بمشکل معدودے چند واپس آئے باقی وہیں مر گئے ۔

ضلع جالندھر کے وبا زدہ دیہات کے قریب موضع بہرام پور میں بھی جو ضلع ہوشیارپور کی تحصیل گڈھ شنکر میں ہے طاعون پھوٹ پڑی ہے پہلے چند بھنگی اور پھر راجپوت بیمار ہو گئے کل باشندے گاؤں سے نکالکر کیمپ میں بھیج دیئے گئے ہیں ۔ اور ان دیہات کی حلقہ بندی کیلئے ہوشیارپور اور لسادرے پولیس کی بڑی تعداد ضلع جالندھر کو بھیجدیگئی ہے ۔

جنگ روم و یونان میں سرکار انگلشیہ کی طرف سے ایک افسر توپخانہ ترکی فوج میں اور ایک یونانی فوج میں بھیجا گیا تھا انکا بیان ہے کہ گو سامان متخاصمین کے پاس جدید ترین قسم کا تھا مگر گولندازی اور توپخانہ کی مہارت میں دونوں کے افسر اور توپچی نالائق تھے ۔ اس لڑائی کا تصفیہ توپوں نے نہیں کیا بلکہ پیدل فوج نے ۔ جو میدان جنگ میں ترکوں کے پاس بیحد تھی یونانیوں کی نسبت چوگنی تھی ۔

ٹریٹیون مخبر ہے کہ جالندھر چھاؤنی کے مجسٹریٹ نے ایک بنیا کو جسکی دکاندار کے پاس چینی بیچنے سے انکار کیا تھا کوئی عذر سنے بغیر چھاؤنی کی حدود سے باہر نکلوا دیا مگر بعد میں واپس آنیکی اجازت دیدی ۔

لاہور اور اسکے مضافات کے فوجداری مقدمات کے لئے چالانی ہوں یا بدوسی استغاثہ گورنمنٹ نے ایک خاص سٹی مجسٹریٹ کی تقرری منظور کی ہے جو ٹون ہال میں اجلاس کیا کریگا ۔ مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر فیروزپور اس عہدہ پر مامور کئے گئے ہیں ۔

گلگت و چترال وغیرہ کی طرف پہلی عیدین اور جمعہ کی نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا کیونکہ انکا تعلق زیادہ تر باغستانی دخبکا کوئی سردار نہیں ریاستوں سے تھا اور یہ لوگ خلیفہ یا والی الامر کی موجودگی کے بغیر ان نمازوں کو واجب نہیں سمجھتے لیکن جب کشمیر نے گلگت کو فتح کیا اور ہندوستانی مسلمانوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی تو رفتہ رفتہ جمعہ و عیدین کی نماز کا رواج عام ہو گیا اور عام چندہ سے ایک عالیشان مسجد کی تعمیر شروع کر دیگئی جسکی تیاری میں کل انگریز پولیٹیکل ایجنٹوں نے بے اندازہ مدد دی ۔ یہ مسجد مکمل ہو گئی ہے اور ۱۹ نومبر کو پہلی دفعہ نماز جمعہ اسمیں ادا کیگئی ہے ۔ کل علاقہ میں یہ پہلی جامع مسجد ہے ۔

ماسٹر انبا پرشاد مالک اینڈ بیٹر جامع العلوم مراد آباد کی اپیل ۱۱ دسمبر کو ہائیکورٹ الہ آباد کے چیف جسٹس اور دو دیگر ججوں کے سامنے پیش ہوئی سرکار کی طرف سے مسٹر شیرا ۔۔۔ کی طرف سے مسٹر رشن لال بیرسٹر پیروکار تھے ۔ ماسٹر نے چونکہ جرم اقبال کر لیا تھا اسلئے صرف سزا کی سختی اور نرمی کے برخلاف اپیل کیا گیا تھا فاضل ججوں نے اسدن مضامین ریویو اور فریقین کی مختصر تقریر سنکر فیصلہ نہ رور کھا لیکن چیف جسٹس اور مسٹر روشن لعل کے سوال و جواب سے معلوم ہوتا تھا کہ عدالت کی رائے ملزم کے برخلاف ہے چنانچہ ۱۴ دسمبر کو ہر سہ جج صاحبان نے باتفاق رائے اپنے فیصلہ میں پہلے ۱۲ الف کے تمام مقدمات میں دفعہ کی تعریف کے متعلق دیگر ججوں اور پریوی کونسل کی رائے کا خلاصہ درج کر کے پھر اپنی رائے جو دوسرے کورٹوں سے کچھ بھی مختلف نہیں ظاہر کر کے ماسٹر کی اپیل کو خارج کر دیا ۔ اور لکھا کہ ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا بھی بمقابلہ جرم تھوڑی ہے ملزم نے بہت اچھا کیا کہ اقبال کر لیا کیونکہ وہ اپنی برئت کے لئے دیوانگی کے سوائے اور کوئی حجت پیش نہیں کر سکتا تھا اسنے اپنے مضامین سے سرکار کی عزت اور بالخصوص مسلمان رعایا میں نفرت و خواہی کے خیالات پیدا کرنیکی کوشش کی بلکہ انکو صریح بغاوت پر اکسایا تھا اسنے کوئی خیال نہ کیا کہ اگر میری تحریر سے بعض ناسمجھوں نے بلوہ کر دیا تو انپر کیسی تباہی وارد ہو گی وہ تخفیف سزا کیلئے معافی پر بڑا حصر رکھتا ہے لیکن ایسی صورت میں اور پھر خاصکر جب سیشن سپردگی کو بجائے جائے معافی ہرگز قابل لحاظ نہیں ۔

قلعہ مانڈلے پر جن ۱۴ برمیوں نے حملہ کیا تھا انمیں سے ۱۴ دسمبر کو ۱۲ کو سزا موت اور ایک کو عمر قید کی سزا دیگئی چودہویں بری کر دیا گیا

موسم سرما کے اجلاس لیجسلیٹو کونسل میں ضابطہ فوجداری ۱۸۸۸ء جدید قانون ڈاکخانہ ایکٹ مزارعان و مالگذاری صوبجات متوسط اور قوانین متعلقہ جذامیان و کیروسین تیل کے مسودے پیش ہونگے ۔

کپتان پیس نے مویشی کی مرض گھوٹو رخناق کیلئے انسدادی ٹیکا تیار کیا ہے ۔

زراعت گندم کو کانگیاری و کنڈوا سے محفوظ رکھنے کیلئے سب سے مجرب نسخہ یہ ہے کہ تخم کو کاشت کرنے سے پہلے نیلا طوطیا اور گرم پانی میں تر کر لیا جاوے یا صرف گرم پانی میں سہاگہ و بہر طوطیاہ سیر پانی میں حل کر لیا جاوے جب سرد ہو جائے تو تخم کو ٹاٹ میں ڈالکر اسمیں غوطہ دیا جاوے اور پھر فوراً ہوا میں خشک کر لیا جاوے اسقدر پانی ایک من تخم کیلئے کافی ہے پہلی ترکیب سے تخم کو دیمک یا پرند بھی نہیں کہائینگے

مہاراجہ کشمیر بعہ پنڈت بھاگ رام وراجہ امر سنگھ بیوتہ شادی پر گشنگڈھ راجپوتانہ گئے ہیں ۔

پنجاب یونیورسٹی کی جلسہ کنووکیشن مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۸ء میں لفٹنٹ گورنر پنجاب جو صدر لیٹی صاحب ۲۰ دسمبر کو لاہور سے موفق افروز ہونگے ۔

۱۶ ایم اے ۱۰۴ بی اے ۔ ایک ایم او ایل ۔ ایک بی او ایل ۔ ۲۳ بے ایل ۔ اور ایک بے ایم کو ڈپلومے عطا فرماوینگے ۔

مسٹر نولٹن پرنسپل ٹریننگ کالج نے پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی سیکرٹری ہو جانے پر پنجاب پبلک لائبریری کے سیکرٹری شپ سے استعفا دیدیا ہے انکی جگہ لالہ کنج بہاری تہاپراڈیٹر پنجاب میٹریٹ و نائب سیکرٹری ٹکسٹ بک کمیٹی کو لائبریری کا سیکرٹری بنایا گیا ہے

بنگال کے قصبہ چاندپور کا بازار جلگیا ہے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی صرف سن برباد ہوئی ہے ۔

محکمہ تار کو مسٹر گرینڈ کے ماری جانے پر اکثر انگریزی اخبارات گورنمنٹ کو مشورہ دے رہے ہیں کہ اگر وہ جرمن کیطرح نہیں کرنا چاہتی تو کم از کم یہ تو کرے کہ اپنے رعب کو قایم رکھنے کیلئے بحیرہ بنگال کے جنگی بیڑے کو عظیم الشان آہن پوشوں کو وقتاً فوقتاً خلیج فارس کے دونوں ساحل کی گشت پر بھیجدیا کرے تاکہ عرب اور ایران کو سواحل کے شورہ پشت اور جنگجو قبائل دلیر نہ ہو سکا کریں ۔ اس مشورہ سے کلکتہ کا ایرانی ہمعصر جبل المتین اپنی گورنمنٹ کو ہوشیار و بیدار اور اپنے ساحل کو مضبوط و محفوظ کرنیکی سخت تاکید کرتا ہے ۔ اور لکھتا ہے گو ممکن نہیں کہ انگلستان یا کوئی اور یورپین سلطنت کبھی ایران سے بھی چین ایسا سلوک کرے تاہم اپنی جگہ خبردار رہنا نہایت ضروری ہے

جب ہندوستان میں یہ خبر وصول ہوئی تھی کہ وزیر ہند چالیس لاکھ کے بل ۱۵ دسمبر کو خزانہ ہند پر نزول کرینگے تو روپیہ کی قیمت میں یک لخت اوکی ہو گئی اور وہ ایک شلنگ ۵/۸ ۲ پنس رہگئی مگر اب پھر سنبھلگئی ہے اور ایک شلنگ ۴/۱ ۳ پنس ہو گئی ہے بنگال اور بمبئی بنکوں نے شرح سود پانچ سے چھ فیصدی سالانہ کر دی ہے ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ریلوے ضلع راولپنڈی کے ادنیٰ ملازموں کی تنخواہوں میں سرحدی مہموں کے قائم رہنے تک ۲۵ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے انکی وجہ سے کام اسقدر بڑھ گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے لاہور سے ہر روز ۹۶ ٹرینیں گذرتی ہیں جنمیں سے ۶۴ مال گاڑیاں ہوتی ہیں ۔

پنجاب کے امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری میں اس سال دو ہندو خالی اسامیوں کے لئے دو ہندو امیدوار لالہ گنگا رام ایم اے اور لالہ ٹوپن رام ایم اے کامیاب ہوئے ہیں ۔

احمد نگر داخاطہ بمبئی کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور چار مدرسوں کو مرہٹی اخبار سدرش میں پولیٹیکل مضامین شائع کرنے اور نیز قومی مجالس میں سیاسی امور پر تقریریں کرنے کے جرم میں موقوف کر دینے کیلئے صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی نے تعلیمی کمیٹی احمد نگر کو پاس سفارش کر کے لکھا ہے کہ اگر ۲۰ دسمبر تک ایسا نہ کیا گیا تو کمیٹی کی ہاتھ سے انتظام سررشتہ لیا جائیگا ۔

چیفکورٹ نے احکام و قواعد کے نمبر ۲ کے قاعدہ ششم کی ترمیم کر کے قانونی امتحان انٹرمیڈیٹ کو پاس شدگان کو بطور مختاران درجہ دوم

مراسلات

عربی مدرسہ حمیدیہ لاہور اور ندوۃ العلماء

کچھہ دن ہوئے کہ ہم نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے ماہواری رسالہ مین ایک عربی مدرسہ کی تجویز کے متعلق انجمن نعانیہ سے جو خط و کتابت ہوئی تہی وہ آخر نتیجے تک دیکھی تہی اور اُسکے بعد اب کے ماہواری رسالہ مین عربی مدرسہ کا مدرسہ حمیدیہ کے نام سے جاری ہو جانا پڑہکر بیشک خوشی ہوئی۔ پہر یکم دسمبر ۱۸۹۷ء کی چودہوین صدی مین اُسی مدرسہ کے متعلق کچھہ خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو بجائے خود بیشک قابل غور ہین اور اُنہی خیالات کی بنا پر ہم بہی آگے چلکر اپنے خیال کا کسی قدر اظہار کرین گے۔

اول ہم ایک دوسری بحث پر کچھہ لکھنا چاہتے ہین اور وہ بحث ندوۃ العلما کے متعلق ہی ہمکو اول جس وقت انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے ایک عربی مدرسہ کی تحریک کے متعلق لاہور کی دونون انجمنون آپس کی خط و کتابت مشتہر کیگئی تہی۔ یہ خیال گذرا تہا کہ اگر خدا تعالے کو منظور ہی تو یہ مدرسہ جو انجمن حمایت اسلام لاہور جاری کرنا چاہتی ہے۔ اُن قواعد اور اصول پر ندوہ کی نگرانی مین قایم ہوگا کہ جن اصول پر ندوۃ العلما ہندوستان مین عربی تعلیم جاری کرنا چاہتی ہی اور اس مدرسے کے اجرا سے گویا ندوۃ العلما کی نسبت عملی طور پر علوم عربی کی سرپرست ہونے اور ایک مشہور و مقتدر انجمن کیطرف سے جائز کارکن مجلس تسلیم کئے جانیکی قابل تقلید مثال قایم کردی جائے گی اور یہ خیال ہمارے دل مین ایسے معمولی طور پر موجود تہا کہ اسکے برعکس (جیسا کہ ظہور مین آیا) یا یہ سوچنے کے متعلق کہ کیا انجمن حمایت اسلام لاہور ایسا نہین بہی کرے گی کوئی وہم و گمان تک پاس نہین آیا۔ بلکہ ہمارے نزدیک جس طرح کسی ملازم کا بلا حصول رخصت کہین چلے جانا ایک غیر معمولی فعل ہے اسی طرح انجمن حمایت اسلام لاہور کیطرف سے ندوہ جیسی قابل قدر اور مقبولہ مجلس کی اطلاع اور منظوری بلکہ دست اندازی کے بغیر عربی مدرسہ کا جاری ہو جانا غیر معمولی اور سخت افسوس سے بہرا ہوا تعجب پیدا کرنیوالا معاملہ ہے اور ہماری حیرانی اُس وقت اور بہی بڑہ جاتی ہے جب ہم خیال کرتے ہین کہ انجمن حمایت اسلام لاہور سے زیادہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کو سمجہنے والی اور کونسی انجمن یا مجلس ہوگی۔

ہم پہلے بہی ایک دفعہ لکہہ چکے ہین اور قوم سے بطور سوال کے دریافت کر چکے ہین کہ جن رئوسا اور انجمنون نے ندوۃ العلما سے اتفاق کیا ہے یا اپنے تئین ندوہ کے حوالہ کر دیا ہے اُنکا ایسا کرنا کیا معنے رکہتا ہے جبکہ وہ کوئی کام اپنی انجمن یا اپنے مدرسہ کے متعلق ندوہ کے مقررہ اصول کے موافق اور ندوہ کے قواعد کے ماتحت مین عملی طور پر نہین کرتے۔

کیا ندوہ کا یہی کام ہونا چاہیئے کہ وہ بہی انجمن حمایت اسلام لاہور اور مدرسہ احمدیہ آرہ یا کسی اور مدرسہ کی طرح کوئی چہوٹا سا اپنا مدرسہ کہول بیٹہے اور بس تو کیا اس صورت مین وہ ندوۃ العلماء ہند کہلانیکی مستحق ہوگی ہرگز نہین وہ تمام ہندوستان کی مقبولہ اور منتظم کارکن مجلس جیسی ہی کہلائے گی کہ جب ہر ایک عربی مدرسہ اور دینیات کی انجمن اپنے تئین بالکل اُسکے حوالہ کر دے اور وہ بطور سپرنٹنڈنٹ کے اُنکی نگران اور بطور شستہ ڈائرکٹر کے اُنکی غور و پرداخت کرنیوالی رہے۔ یعنی وہ خالص عربی اور دینیات کی یونیورسٹی ہو۔ ہماری سمجہہ مین نہین آتا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور مین کسی ایک شخص کے دماغ مین بہی یہ خیال نہ آیا کہ ہندوستان مین کوئی مجلس ندوۃ العلما بہی ہے اور ہماری انجمن نے بہی اُسکو قبول کیا ہوا ہے۔ اور اُسکے قبول کرنیکے کیا معنے ہین۔ آیا لفظ قبول کو ایک دفعہ انجمن کیطرف سے لکہہ کر بہیجدیئے جانے سے کل معاملہ کا فیصلہ ہوگیا یا کیا اور اگر یہ بات نہین ہے تو پہر وہ ندوۃ العلما کونسے موقعون مین کام آنیکے واسطے قایم ہوئی ہے۔ اور اُسکا کیا کام ہے۔

انجمن کا یہ کام ہونا چاہیئے تہا کہ کل سامان فراہم کرکے ندوہ کو اطلاع دیدیتی کہ اس طرح یہان ایک عربی مدرسہ کہولا جانا قرار پایا ہے۔ ندوہ اسکے متعلق جس طرح کرنا چاہتی ہی کرے ہم اوسکے بجالانے کو تیار ہین پہر ندوہ کا یہ کام تہا کہ خود ہی نصاب تعلیم مقرر کرتی خود ہی مدرس بہم پہنچاتی۔ اور تمام قواعد منضبط کرکے ہر وقت کی نگرانی انجمن کے سپرد کر دیتی اور خود عربی یونیورسٹی کی حیثیت سے مدرسہ کی مربی اور سرپرست رہتی۔ پس یہی طریقہ ہی کہ جس سے ندوہ عربی کی یونیورسٹی کہلا سکتی ہے۔ اور یہ کام ملک یا قوم کے عربی مدرسون اور دینیات کی انجمنون کے کرنیکا ہے۔ کیونکہ جب اونہون نے ندوہ کو ندوہ مان لیا ہے پہر وہ عملی طور پر بہی کیون نہین ایسا کرتے کہ ندوہ واقعی ندوہ کہلا سکے۔

ندوہ کے پاس پلس نہین ندوہ کے پاس فوج نہین۔ ندوہ کے پاس صرف یہی ہی کہ قوم کی انجمنون اور مدرسون نے اُسکو اپنی سرتاج اور افسر مجلس مان لیا ہے۔ اب خود انجمنون یا مدرسون کو چاہیئے کہ اپنے اقرار اور اپنی مانی ہوئی بات پر عملی کارروائی شروع کرین ورنہ اونکو خود اپنے تئین غیر مطیع اور نافرمان یا اصول کہنا پڑے گا۔ اور گویا اس اپنے ہی بخشے ہوئے خطاب ہی اُنکو خود ہی نادم ہونا چاہیئے یعنی انما سکرہ برأسہ۔

پس اگر وہ واقعی ندوہ کو جیسا کہ انہون نے اپنی تحریرون اور تقریرون مین یا اپنے اپنے سپاسنامون مین ایک قابل تسلیم اور مسلمانون کے واسطے پر منفعت مجلس مان لیا ہے تب تو عملی طور پر بہی اُسکو ایسا ہی تسلیم کرنا شروع کرین ورنہ جواب دیدین کہ ہم ندوہ جیسی کسی مجلس سے متفق نہین ہین۔ اور ہم جو کچھہ کر رہے ہین درست کر رہے ہین اور اسی طرح کرتے رہین گے تاکہ خواہ مخواہ کا افسوس اور حسرت تو نہ ہو۔

ہمکو امید ہی ندوہ کو بہی مدرسہ حمیدیہ کے کہلنے کی اطلاع پہونچی ہوگی۔ لیکن اگر ندوہ کی طرف سے بہی اب بارہ مین انجمن حمایت اسلام لاہور ہی کچھہ دریافت نہین کیا گیا تو یہ معاملہ بہی افسوس کے اُسی درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ جس درجہ پر ندوۃ العلما کے انجمن کی بے توجہی کا خیال کرتے ہوئے پہنچا تہا۔

اِس تحریر کے رو سے گویا ہم کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے جنرل سکرٹری منشی شمس الدین صاحب اور ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا محمد علی صاحب سے دریافت کرنا منظور ہی کہ آیا آپ ہر دو صاحب اس بارے مین کیا کہنا چاہتے ہین اور اس تحریر کے چہپنے کے چند روز بعد تک ہم انتظار کرینگے۔ لیکن اسکے بعد اگر کوئی تحریر بذریعہ اخبارات یا بذریعہ خط ہماری نظر سے نہ گذری تو پہر ہمکو مجبوراً انجمنی طور پر خطوط لکہنے پڑینگے۔ کیونکہ ہم ندوۃ العلما کے وجود کو محض لفظی حالت مین دیکہنا گوارا نہین کر سکتے۔ اب ہم مدرسہ حمیدیہ کے متعلق یکم دسمبر ۱۸۹۷ء کی چودہوین صدی والے مضمون پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہین اوس مین جو تحریک کہ انگریزی تعلیم اور علوم جدیدہ کے متعلق کیگئی ہے۔ اگرچہ وہ بالکل ہو چودہ زمانہ کی حالت کے مناسب ہے۔ مگر چونکہ انجمن کیطرف سے کالج تک کی تعلیم کا مدرسہ ایک ایسے طریقہ پر ساتہہ ساتہہ جاری ہے کہ جس مین ایک مقررہ حد تک عربی اور دینیات بہی پڑہائی جاتی ہین۔ اس واسطے انجمن غالباً نئے خالص عربی مدرسہ مین انگریزی کو داخل کرنا گوارا نہین کرے گی۔ ہمکو پہر کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کے اعلیٰ کام ندوۃ العلما جیسی مجلس کے کام ہین۔ اور وہی کسی ایسی مشکل کو جیسی کہ عربی اور دینیات کی تعلیم کے ساتہہ انگریزی یا علوم جدیدہ کی تعلیم کا جاری کرنا ہے۔ اپنے مضبوط ہاتہون سے رفع کر سکتی ہے۔ البتہ ہم مدرسہ حمیدیہ لاہور کے متعلق ایک نہایت قابل قدر صلاح دیتے ہین جسکو امید ہے کہ اکثر لوگ شوق کے ساتہہ پسند کرینگے۔ اور وہ یہ ہے کہ مدرسہ حمیدیہ مین ترکی زبان بہی پڑہائی جائے کیونکہ یہ زبان مسلمانون کے ساتہہ خاص دلچسپی رکہنے کے علاوہ ایک علمی زبان ہونیکا فخر بہی رکہتی ہے۔ ہمکو امید ہے کہ ہماری اس آخری تجویز کے متعلق ناظرین اخبار اپنی رائے اس معاملہ کے متعلق ضرور دین گے۔ +

الراقم خاکسار صادق بلند شہری از سرسہ پنجاب

وزارت بہاول پور۔ جناب اڈیٹر صاحب! پنجاب آبزرور مطبوعہ ۱۰ دسمبر سنہ حال کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ریاست بہاول پور کے مدار المہام جناب میر ابراہیم علی خان صاحب بہادر کا زمانہ وزارت قریب الاختتام ہے اور ہماری عادل گورنمنٹ کو بجائے اونکے اونکی ہی مثل ایک لایق افسر کی ضرورت ہی جسکے واسطے اس وقت چند لایق و تجربہ کار افسر قبولیت عام نے پیش کرائے ہین اور اونکے حقوق خدمات کی افضلیت نے اس عہدہ کے لئے اونکو اس انتخاب کا امتیاز بخشا ہی اون حضرات مین ایک جناب شیخ امیر علی صاحب بی اے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ہوشیار پور ہین

جنکی اعلےٰ قابلیت وحالات کی مجھکو کماینبغی واقفیت ہے اور اس امر کی اور اک سے مجھے اسوقت بے انتہا مسرت ہے کہ جس طرح وہ اپنی بے نظیر لیاقت سے دفعتاً وقتاً مناصب اعزازیہ سے سرفراز ہوتے رہے اب بھی اس عہدہ انتخاب کے زمرہ میں شامل ہیں اس بنا پر میرے دل نے چاہا کہ ایسے شخص کی وہ عام حالت جسکی مجھے آگاہی ہے واضح طور پر اختصار کیساتھ ظاہر کردوں ۔

یہ امر ہرگز خیال میں نہیں آسکتا کہ اگر کوئی شخص راستی سے کسی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرے جس سے کسی واقعی حالات کا پبلک پر انکشاف ہو۔ اور وہ بیان ایسے واقعات کا مجموعہ ہو جو شخص مذکور کے محاسن یا معائب کا پورا احاطہ رکھتا ہو تو اس کو بیجا یا مبالغہ تعریف سے تعبیر کیا جائیگا یا رشک عداوت پر محمول ہوگا بلکہ میرے نزدیک گروہ حالات نیک نیتی اور صداقت سے لکھے گئے ہیں۔ تو انکو شاراً الیہ کا سچا اور تابناک فوٹو سمجھا جائیگا یہ بات ضروری نہیں ہے کہ میں جو اسوقت شیخ امیر علی صاحب بی اے کی حالات سے بحث کرتا ہوں وہ میرے دلی اور دلچسپ الاحترام دوست ہیں۔ اور اسی نسبت سے گمان ہوسکتا ہے کہ میرے تمام خیالات رنگ دوستی میں ڈوبے ہوئے ہونگے اسلئے انکو سنجیدہ اور صوفیانہ نہ سمجھنا چاہئے مگر میں نہایت سچائی سے اس امر کے اظہار میں مبالغہ کرتا ہوں کہ یہ تمام خیالات میری ہرگز دلی اتحاد کے سلسلوں میں مربوط نہیں ہیں محض حق نبی حق گوئی پر مبنی ہیں جو انکے حالات زندگی پر غیض اور عمیق نظر ڈالنے کے بعد قلمبند ہوئی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف ایک جوان اور محنت کش آدمی ہیں جنہوں نے ابتدائی ایام طالب العلمی سے جبکہ سکول میں داخل ہوئے انقراض تعلیم کیونفت کالج چھوڑنے تک ہر معمولی اور بڑی امتحان میں کبھی منحوس ناکامیابی کا منہ نہیں دیکھا اپنے دماغی تپخے کی بدولت سے ہمیشہ اپنے ہم سبق گروہ میں اولیت کی اچھی نظروں سے دیکھے جاتے رہے ۔

فطرت کی یہ خاص بخشش ہے کہ انکو دماغ کی قوتیں ایسی مضبوط طور سے قایم کیگئیں ہیں کہ انکا ذہن ہر دقیق و مشکل مسئلہ کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے اور ادنیٰ غور میں وہ اسپر ایسی لطیف دقیقہ سنجی کرسکتے ہیں کہ ہر ناواقف آدمی کو احتمال ہوتا ہے کہ بہت فکر کے بعد انکو ایسی موشگافی کا موقعہ ملا ہوگا ۔

حافظہ ایسا اچھا پایا ہے کہ بڑے مضامین و مقامات کتب اکبار دیکھنے کے بعد ان کو اس طرح یاد ہوجاتے ہیں کہ انسے کر زبانی ادا کرایا جائے۔ تو شاید بہت کم الفاظ کا تغیر ہوگا جو انکے صفحہ حافظہ پر لوح کتاب سے منقوش ہوئے تھے ۔

قلب ایسا پاک ہے جسمیں وہ تمام اخلاقی خوبیاں مجتمع ہیں جنکا ہر ایک میں من حیث المجموع موجود ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے ۔

ان کی تعلیم کا سلسلہ کالج کے سرشتہ کی موافق بی اے کی سرحد پر ختم ہوا جسکی منزلوں کو انہوں نے نہایت خوشدلی کیساتھ پورا کیا اور آخری منزل کی ڈگری بھی اولیت کی پائی۔ اسکے ساتھ انکی وہ پرائیویٹ اور اندرونی قابلیت جو علاوہ کالج کی برابر انکی بلند ہمت اور عالی حوصلگی نے جاری رکھی ایسی ہے کہ اس سے یہ کہنا بالکل غلط نہیں ہے کہ وہ ہمارے قدیمہ علوم کو بھی ایشیائی طریقہ سے پورے فاضل ہیں اسکا ثبوت انکے ان لکچروں سے ملسکتا ہے جو انہوں نے اکثر زمانہ تعلیم یافتگی میں یا اسکے بعد اقطاع پنجاب میں دیئے یا ان زبردست مضامین سے جو اس جوہر قابلیت سے فضیلت کے تابانی ظاہر ہوتے ہیں جو اکثر انکی زبان قلم سے نکلکر منصہ شیوع پا چکے ہیں ۔

اس علمی لیاقت کا اگرچہ زبانی و تحریری ان حالات سے اثبات ہوتا ہے لیکن یہ واقعہ اور بھی دلیل قاطع ہے کہ امتحان اکسٹرا اسسٹنٹی میں وہ شریک ہوئے اور اپنی ہم چشم لائق جماعت میں کمپٹیشن کے امتحان میں پاس ہوئے اسکی جلد و میں اکسٹرا اسسٹنٹ کشمیر پنجاب مقرر کئے گئے۔ پھر ڈپارٹمنٹل امتحان انہوں نے دیا اور کامیابی کی سند پائی ۔

اس پیہم کامیابی امتحانات و اظہار لیاقت علمی سے زاید اور کسی امر کے بیان کرنیکی گو ضرورت نہیں مگر یہ کہنا بھی انہی دلائل کو قوی کرتا ہے کہ بعد تقرری اکسٹرا اسسٹنٹ کشمیری انہوں نے اپنے فرایض کو کس قابلیت سے ادا کیا اگرچہ وہ عالیں دماغ اور ذی علم تھے اور عملی تجربہ سے ناواقف تھے اور ممکن تھا کہ یہ ناواقفیت کسی نہ کسی ایسی تشویش میں ڈالتی جس سے انکا تجربہ کاری کا بدنما داغ انکے دامن شہرت پر لگتا لیکن نہیں انکے دماغی جوہروں نے ایسے معاملات کی تفہیم و تدقیق کے تہ تک روشن کردی کہ انکی ہر ایک بین نظر انکی اصلیت تک صاف پہنچی اور گوہر مقصود نکال لائی ۔

آغاز ملازمت سے اب تک نیک نام رہے جس ضلع میں مامور ہوئے وہاں کی مختلف اقوام اور ہر طبقہ کے لوگ انکی منصف طبیعت سے یکساں خوش رہے ۔

دہلی میں جب وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہو کر آئے تو انکی عملی لیاقت معلوم کرنیکا جیسا خیال کیا ہوگا ویسا ہی ہر ایک حقایق کا معلوم ہونیکی کوشش کرتا رہا کہ پبلک کے خیالات انکی نسبت کیا ہیں اہل معاملات انکو کن الفاظ سے یاد کرتے ہیں مینے ہمیشہ یہی سنا کہ اہل معاملات کو جہیں کام سے پڑا خوش ہیں۔ اور انکے صاف۔ بیلگاؤ کام۔ انصاف منشی نے سب کے دلوں کو ہر دلعزیزی کے عمل سے مسخر کرلیا ہے ۔

جبکہ انسے کام نہ پڑا تھا وہ بھی اول الذکر اشخاص سے تعریفین سنکر انکی قدر و داد کرتے تھے دکلار کا گروہ بھی انکی قانونی اور باقاعدہ عملدرآمد کا بیحد معترف تھا ۔ جب دہلی سے انکی تبدیلی ہوئی تو کم تاسف کا موجب نہ تھی دیگر اضلاع میں بھی انکے حالات کا اثر عموماً ایسا ہی پایا گیا ۔

یہی وجوہ ہیں کہ ہماری منصف و قدردان گورنمنٹ نے انکو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ججی کے عہدہ کی عزت دی اس عہدہ کے فرایض بھی انہوں نے اسیطرح حزم اور احتیاط سے انجام دئے اور دے رہے ہیں ۔

ہماری حق گو حق ہیں حق جو گورنمنٹ کا شیعار نہیں کہ اسکی قدر افزائی کا پہلو لایق فالایق انسان کی جانب یکساں مائل ہو وہ نہایت بڑی معدلت گستر ہے اس وزارت کی اموری پر بھی غیر ممکن ہے کہ اپنی حق نیوشی کی نامور پالیسی کام میں نہ لائیگی ہمیں بالکل شبہ نہیں کہ شیخ امیر علی صاحب اپنی ضمیر قابلیتوں کے سبب سے اس وزارت کے لئے موزون ہیں اور گورنمنٹ کی خدمتیں اوروں کے ساتھ انکا پیش کرنا انتخاب عامہ کی سب کمیٹی اپہار یزد لیوشن ہے ۔

میں اپنی ایسی واقفیت کے ساتھ جو مقابل گورنمنٹ کو وسیع علم کی نہایت قلیل ہی یہ عرض کرنا گستاخی سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور شیخ صاحب کو وزارت بہاولپور پر ممتاز فرماوے مگر اسلئے نہیں کہ میں شیخ صاحب کی لیاقت سے واقف ہوں بلکہ اختیار کرنا سر ہمارے اس انسانی فرض کے خلاف جانتا ہوں جسکی اچھی تاثیر ملک و قوم تک مشہور ہے اور اسکا نہ ظاہر کرنا آدمی کے فرض کی پایہ سے ہٹانا ہے لہذا میں نہایت ادب سے شیخ صاحب کی تحریک وزارت کے ریزولیوشن کو سفارش کرتا ہوں اور اپنی حکمران گورنمنٹ سے عرض کرتا ہوں کہ انکا تقرر ان مصالح کی فہم و رعایت میں نہایت قابل و مفید ہوگا۔ جو دیسی ریاست اور گورنمنٹ کے باہم شریک ہیں ۔

اسوقت شیخ صاحب تمام پنجاب کے مسلمان اکسٹرا اسسٹنٹوں میں سینیر بی اے ہیں کمپٹیشن سے اکسٹرا اسسٹنٹ ہوئے ہیں پھر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کئے گئے ہیں پنجاب یونیورسٹی کی فیلو ہونیکا معزز تعلق رکھتے ہیں انکی فطرتی محاسن و ذاتی اخذ و اکتساب۔ اولوالعزمی۔ عالیخیالی۔ خوش ہمتی۔ دلیری۔ متانت خلق۔ احتیاط انکی عارضی یا اکتسابی خوبیاں ذی علمی۔ رحیم طبعی۔ مستعدی۔ پابندی وقت۔ اوامر و فرائض کے پایہ پر استقامت۔ حمیت پسندی۔ انصاف و غیرہ ایسی ہیں کہ کثرت تجربہ سے طمانیت کی حد تک پہنچ گئی ہیں اور اجازت دیتی ہیں کہ انکو پولیٹکل افسری کے اعتبارات عطا فرمائے جاویں ۔

مجھے یقین کامل ہے کہ شیخ صاحب ضرور اس مدار کے عہدہ کے لئے بھی ویسے ہی مناسب ثابت ہونگے جیسے اب تک اکسٹرا اسسٹنٹ کشمیری و ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ججی کے لئے پائے گئے ہیں اور ریاست و گورنمنٹ کے مشترک تعلقات کے لئے جنکی پیچیدگیوں کا سمجھانا سمجھدار و دیدہ ور آدمی کا کام ہے انکی کارآمد لیاقت سے مفید نتایج پیدا ہونے متوقع ہونگے ۔ (راقم آثم ایس ڈی سلے۔ از دہلی)

۱۱ دسمبر

کل اس مسرت کے اظہار کیلئے جو شیخ سراج الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر کے امتحان مقابلہ منصفی میں اول نمبر پر پاس ہونے سے حاصل ہوئی بورڈنگ ہاؤس مدرسۃ المسلمین امرتسر نے ایک مجلس منعقد کی جسمیں علاوہ صاحب ممدوح کے ارکان انجمن اسلامیہ و سینیر ممبر ساتھ رفیق افروز تھے مجلس کا وقت ۵ بجے شام مقرر تھا پہلے نماز مغرب باجماعت جناب مولانا مولوی ابو عبید احمد بخش صاحب ادا کی پھر تحریک بورڈنگ ہاؤس بابو نظام الدین صاحب سیکرٹری منیجنگ کمیٹی انجمن اسلامیہ میز پر کھڑے ہوئے اور پریذیڈنٹ کھڑے ہوکر ایک سپیچ کی جسمیں اغراض و مقاصد اللخوت کلب جو کہ بورڈنگ میں بورڈران نے تحریک جناب ہیڈ ماسٹر صاحب ۲۵ جولائی ۱۹۰۹ء کو قایم کی تھی اور اب تک کامیابی سے ہر اتوار کو بوقت ۵ بجے منعقد ہوتی رہی ہے اور جسمیں ممبران کچھ چندہ بھی دیتے ہیں اور جسکو جناب ہیڈ ماسٹر صاحب بہت دلچسپی سے سلوک پاتے ہیں اور جسکی طرف سے یہ دعوت جناب ممدوح کو دیگئی بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کلب کا بڑا مدعا یہ ہے کہ سب ممبران اللخوت کلب آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں آخر میں انہوں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کے فیاضانہ سلوک کا شکریہ ادا کرکے اپنی تقریر ختم کی اور پھر سید غلام دستگیر متعلم فضہ انٹرنس کلاس ساکن ہاؤس ضلع جالندھر کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا ۔ ایڈریس بخدمت شریف جناب شیخ سراج الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر ہم جمیع بورڈران بورڈنگ ہاؤس مدرسۃ المسلمین امرتسر آپکے امتحان مقابلہ منصفی میں کامیاب ہونے پر دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں اگرچہ جناب کے عہدہ ہیڈ ماسٹری پر ممتاز ہوئے پورے دو سال بھی نہیں ہوئے لیکن اس عرصہ قلیل میں جنلیے جو جو فیاضانہ برتاؤ اور کریمانہ سلوک ہمسے اور اپنے ہاتھوں اور مدرسہ کے تجربہ

وکیل نمبر ۳۸ - جلد ۲۳ -

۱۲

مطبوعہ ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۷ء

ایک سچا اور مفید عام اشتہار

کثرت اشتہارات نے آج کل سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا مشکل کر دیا ہے۔ اسلئے مینے فضول تعریفوں وغیرہ کو بالکل لغو خیال کر کے دواؤں کو خود انکا سارٹیفکیٹ قرار دیا ہے

بقول شخصیکہ مشک آنست کہ خود ببوئید نہ کہ عطار بگوئید۔ مینی بعد کامل تجربہ کے ایک دوکان ڈاکٹری کی کٹرہ گنہیاں چوک فرید شہر امرتسر میں کھولی ہے جسمیں ہر ایک مرض کا علاج شرطیہ طور پر کیا جاتا ہے۔ اور صرف تین ہی ماہ کے عرصہ میں صدہا مریض میرے علاج ہو کر فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور چونکہ میری غرض عوام کو فائدہ پہنچا کر نیکنامی حاصل کرنیسے ہے۔ اسلئے میں اُن اشخاص کا علاج جو کہ بالکل مفلس اور نادار ہیں دوکان پر آنیسے مفت کر رہا ہوں اور ہمیشہ کرونگا۔ بیشک ایسے اشخاص میری دوکان پر آویں۔ اور میں بلا کسی قیمت کے علاج کرونگا۔ اور اسی غرض سے کہ غیر شہروں کے اصحاب بھی میری مجرب ادویات سے فائدہ اُٹھاویں مجھ کو بہت اصحاب نے اپنی مفصلہ ذیل ادویات کے مشتہر کرنے پر مجبور کیا جنکا کہ اُن اصحاب نے تجربہ کیا اسلئے مینے مفصلہ ذیل ادویات تیار کر کے ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور ہر وقت قیمت پیشگی آنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتی ہیں۔ پتہ صاف اور ٹھیک طور پر لکھنا چاہئے محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا ٭

ضروری اطلاع

چونکہ میری غرض بالکل عوام کو فائدہ پہنچانے کی ہے لہذا اگر کوئی صاحب اپنی کسی اور بیماری کی تشریح مکمل طور پر بمعہ عمر کے لکھکر بمعہ ٹکٹ کے میری پاس روانہ فرماویں۔ تو میں بڑی خوشی سے مناسب وقت نسخہ بھی تجویز کر کے اُنکے واسطے روانہ کرونگا ٭ اور اگر کوئی صاحب مجھ کو باہر کہیں کسی مریض کے علاج کو فیس پر بلوانا چاہیں۔ تو میں بڑی خوشی سے فیس وغیرہ مقرر کرنے کے بعد حاضر ہو سکتا ہوں

جوب ہاضمہ

یہ گولیاں دیرینہ قبض۔ درد شکم۔ بہو کھا نہ لگنا بدہضمی۔ سنگرہنی۔ ضعف معدہ وغیرہ وغیرہ امراض کو نہایت مفید ہیں قیمت فی بکس عمدہ

ترياق بواسير

یہ ایک منجمد روغن ہے جسکے بیرونی استعمال سے خواہ خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر بالکل رفع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۳

جوب عشرت

یہ گولیاں امساک کے لئے اکسیر ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہر مزاج کے مریض کو مفید پڑتی ہیں خواہ گرم ہو یا سرد قیمت فی بکس ۱۰

جوب سلیمانی

ان گولیوں کے استعمال سے قوت باہ نہایت زیادہ ہو جاتی ہے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور سرعت انزال ضعف دماغ ضعف دل اور قبض کو اکسیر قیمت فی بکس للہ

سفوف جریان

یہ سفوف خوش ذائقہ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ روز کے استعمال سے منی کو اسقدر گاڑھا کر دیتا ہے کہ مریض خود اپنا اندازہ کر لیتا ہے خاصکر گرم مزاجوں کو اکسیر ہے قیمت اوّل ۷

جوب جريان

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی پرانا جریان ہو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کر دیتی ہے اور کثرت احتلام اور سرعت انزال کو بھی دور کر دیتی ہے اور ہر مزاج کو خواہ گرم ہو یا سرد فی بکس للہ

روغن طلا

یہ ایسا روغن ہے کہ پہلی عمر کی غلط کاریوں سے جو خرابیاں ہو جاتی ہیں انکو دور کر دیتا ہے اور کسی قسم کا آبلہ وغیرہ نہیں ہوتا قیمت فی شیشی ۱۰

روغن عنبين

یہ ایک روغن ہے جو کہ کھانا کھانے کے بعد پان میں ایک تنکا لگا کر کھانیسے قوت باہ کو اتنا زیادہ کر دیتا ہے کہ تادیر سنبھال نہیں سکتا قیمت فی شیشی للہ

جوب جريان

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی پرانا جریان ہو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کر دیتی ہے اور کثرت احتلام اور سرعت انزال کو بھی دور کر دیتی ہے اور ہر مزاج کو خواہ گرم ہو یا سرد فی بکس للہ

عرق پچکاری

دافع قرعہ پرانا

یہ ایک ایسی عمدہ دوا ہے کہ خواہ کیسا ہی پرانا قرعہ ہو پچکاری کرنے سے دفع کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰

دوا دافع سوزاک و قرعہ

اس دوا کے استعمال سے خواہ کتنی ہی پیچیدہ جلن وغیرہ ہو فوراً ہی گھنٹہ کے اندر ہی پیشاب ہونے لگتا ہے اگر کسی کا پرانا سے پرانا ہو قرعہ پچکاری بھی لگانا قیمت فی شیشی ۱۰

مرہم آتشک

خواہ کتنا ہی گہرا اور خراب زخم آتشک کا کیوں نہ ہو یہ مرہم زخم کو بھرتا ہے اور بالکل خشک کر دیتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا قیمت فی بکس للہ

جوب آتشک

یہ گولیاں خواہ آتشک سے بدن کتنا ہی خراب کیا ہو تندرست کر دیتی ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی فوراً بکدو دست آتے ہیں قیمت فی بکس ۱۰

اکسیر درد گوش

خواہ کیسا ہی درد کانمیں سخت ہو اس عرق کی دو تین بوند ڈالنیسے اسی منٹ میں آرام ہو جاتا ہے بہت مریضوں کو کافی ہے قیمت فی شیشی للہ

طلسم درد سر

یہ عرق خواہ کیسا ہی شدید درد سر میں ہو گرمی سے یا سردی سے ماتھے پر لگانے سے فوراً آسیوقت آرام ہو جاتا ہے ایک شیشی بہت مریضوں کو کافی ہے فیشی ۱۰

سفوف دافع بدہضمی

ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ بدہضمی سے کیسی کیسی تکلیف دہ مرض پیدا ہوتے ہیں اسمیں سے ایک ڈبیا کی پٹی متبرکیب بنا کر لگانے سے فوراً معدہ کو بٹھا دیتی ہے قیمت پڑیاں ۱۰

اکسیر گنٹھیا

اس دوا کے استعمال سے خواہ کیسا ہی پرانا گنٹھیا کیوں نہ ہو بالکل اچھا ہو جاتا ہے اور درد جوڑوں وغیرہ کا تو استعمال کے تیسرے روز ہی کمی پر ہونے لگتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰

جوب طحال

تاپ تلی ایسی نامراد مرض ہے کہ اسکا جانا کار یست شکل واقع ہوئی ہے مگر یہ گولیاں چند روز کے استعمال سے بالکل دفع کر دیتی ہیں قیمت فی بکس ۱۰

مسيحا

ڈاڑھ کا درد ایسی نامراد مرض ہے کہ سوائے ڈاڑھ نکالنے کے اور علاج کم مفید پڑتے ہیں اس عرق میں روئی بھگو کر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے فی شیشی ۱۰

نور چشم

یہ سرمہ سرخی چشم قشنہ جالا غبار پھولا وغیرہ وغیرہ کل امراض چشم کو بالکل دفع کر دیتا ہے اور اسکو ہمیشہ استعمال کرنیسے کسی کو کوئی بیماری آنکھ کی نہیں ہوتی فی بوتل ۱۰

جوب دافع بخار

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی بخار ہو چند روز کے استعمال سے ہر قسم کا بخار کھو دیتی ہیں اور خواہ بخار چڑھا ہوا یا آتا ہو فوراً بند ہو جاتا ہے قیمت فی بکس ۱۰

عرق حيات

دماغ انسان کی زندگی کو کیسا خراب کر دیتا ہے کہ انسان ایسے جینے سے موت کو اچھا سمجھتا ہے اس عرق کی تین ہی خوراک میں کمی ہونے لگتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰

منجن دندان

اس منجن کے استعمال سے دانتوں کا ہلنا اور درد ہونا اور گوشت خوردہ وغیرہ اور خون کا آنا کل امراض دور ہو جاتے ہیں اور دانت بہت صاف رہتے ہیں قیمت فی شیشی ۱۰

سفوف صابری

اس سفوف کے روزانہ منہ پر ملکر دھونے سے چہرہ کا رنگ خوبصورت اور کسی قسم کا چہرہ پر داغ وغیرہ ہو بالکل جاتا رہتا ہے قیمت فی بکس ۱۰

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی ارسال ہوگا

تمام خریداران و خریدات بنام ڈاکٹر عبدالغفار کٹرہ گنہیاں چوک فرید امرتسر آنی چاہئیں

روزنامہ ۱۲ امرتسر صدر منشی خواص شیخ غلام سبحان ٹھٹھہ حکم سی جھیا